



وَأَعِظُوا عِبَادَ اللَّهِ أَنْ يُقِيمُوا الصَّلَاةَ
وَالْحَجَّ الْمَحْفُوظَ وَالنَّاسِ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْحَجَّ الْمَحْفُوظَ وَالنَّاسِ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ
وَالْحَجَّ الْمَحْفُوظَ وَالنَّاسِ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِهِ وَرَحْمَتِهِ

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهُمْ زِينَةٌ وَلَهُمْ مَأْوَىٰ مُبِينٌ
وَمَا تُكَاثِرُهُمُ الْأَمْوَالُ وَالْأَوْلَادُ كَمَا تَكَاثَرُوا فِي الْأَكْفَانِ
وَيَبَازِغُهُمْ ثُمَّ يَجْعَلُ قَاتِلَهُمْ فَتْلَةً ثُمَّ يُكُونُ حُطَمَاءً
وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَنْ فَرَّ لَا مِنْ اللَّهِ وَرَضُوا
وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ﴿٢٠١١﴾ سَابِقُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ
وَرَحْمَةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَأَعَدَّتْ
لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَحُصِّلَ اللَّهُ يَوْمَئِذٍ مِنَ الْإِنْسَانِ
وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٢٠١٢﴾

(الحديد: ۲۰۱۱)

خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ ایک کھیل اور دل لگی اور ظاہری
نہیں رشتہ اور مہار آپن میں ایک دوسرے پر فخر جتنا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے ٹھہرتا ہے
ان بات میں غرور ہے اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات، لو گیوں
کے پھول، درخت، پتھر وہی گھسیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی۔ پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے
اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی معرفت اور اس کی خوشنودی کا دنیا
کی زندگی ایک دوسرے کی ٹٹنی کے سوا کچھ نہیں۔ دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو
اپنے رب کی معرفت، اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے۔ جو دنیا کی گھسی
ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا
ہے عطا فرماتا ہے۔ اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

لیجئے دوستو!

”جبل اللہ“ کا پانچواں شمارہ آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ شمارہ انتہائی تاخیر سے شائع ہو رہا ہے اور پھر سائیکلوں کے پے درپے شکایتی خطوط اس احساس کو مزید گہرا کرتے رہے لیکن ہمیں یقین ہے کہ وہ تمام کلفیتیں اور شکایتیں اس شمارے کو پڑھنے کے بعد دور ہو جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

دوستوں کے بے شمار خطوط ہمیں اس عرصے میں موصول ہوتے رہے جس میں انہوں نے مبالغہ اور سالانہ چندہ کے متعلق استفادہ کیا ہے ہم بارہا پہلے بھی بتاتے رہے ہیں اور ان بات کا پھر اعادہ کرتے ہیں کہ آپ کا جبل اللہ ”تجارتی پیمانے پر شائع ہونے والا کوئی میگزین نہیں بلکہ سائیکلوں میں محبت اور رُحمت کے تبادلے کا ایک ذریعہ ہے۔ لہذا اس کی نہ کوئی قیمت مقرر ہو سکتی ہے اور نہ ہی سالانہ چندہ! البتہ وہ ساتھی جو دعوتِ توحید و سنت کی تردید کے دلچسپی اور عزیمت کی اس راہ میں ہر مشکل کو اٹکیں گے ان کا اعتراف رکھتے ہوئے ان سے ہم اس سلسلے میں

ہر معادنت کو قبول کرتے کے لئے تیار ہیں۔ اور اب۔۔۔۔۔ اس شمارے کی بعض تبدیلیوں کے متعلق اپنی اراد کا اظہار کرنا نہ بھولیں۔

وما توفیقی الا باللہ

آپ سب کا
طاہر نقی نسیم
۲۱ شوال ۱۴۰۵ھ

مدیر مسئول — ابو عبد اللہ



نائب مدیر — طاہر نقی نسیم



دورن

- | | |
|----|---|
| ۲ | مدیر تکفیر امت |
| ۱۳ | ہم سرگرم عمل ہیں |
| ۵ | امام بنجار کا اور اسلام جہن بن جبل |
| ۱۵ | شانِ امامِ عظیم عالی شان |
| ۳۳ | سرگرم کی گرم بازاری |
| ۱۱ | حلقہ ابراہیم |
| ۲۹ | یہ نجاتی محبت کے دعوے |
| ۳۰ | ناتقد ہے رواں دواں |
| ۳۴ | اسٹاپ پریس ڈائریکٹر عارف کے دورے کی رپورٹ |



مقام اشاعت و دفتر رابطہ

۲۵- سی۔ گلشن رفیع

ملنسیر کراچی۔ ۲۳

اختلافی مسائل اور مسئلہ تکفیر امت

وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُتَكِبِينَ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا أَنِمْ وَكَانُوا يَسْعَا كُلُّ جُنْدٍ مَالَهُمْ فَرَحُونَ

حِزْبٌ بِمَا لَدَيْهِمْ قَرْحُونَ ۝

ترجمہ: اور مشرکین میں سے نہ ہو جانا۔ جنہوں نے اپنا اپنا
 دین الگ بنایا اور گروہوں میں بٹ گئے ہیں ہر ایک گروہ کے
 پاس جو کچھ ہے وہ اسی میں مگن ہے۔ (الروم ۲۱-۲۲)

یہ طرفہ تماشہ ہے کہ خیر امت جو ملت واحدہ بن کر تمام ممالک اصلاح کا پڑا ہو، ایک اٹھی مٹھی اور جس کی بنیادی دعوت یہ تھی کہ تمام گردہی مسائل کو جمیڑ کر انسانی تعصبات ختم ہو کر کے اور تمام مذہبی منافرات کو مٹا کر صرف اور صرف الہ واحد کی بندگی اختیار کی جائے۔ وہی امت آج اختلافات میں پڑ کر بے شمار فرقوں میں بٹ چکی ہے اور وہ بات جو نبیؐ نے اپنے آخری خطبے میں بیان فرمائی تھی کہ اگر اللہ کی کتاب اور میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رہے گے تو ہرگز ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اس کو کیسے فراموش کر چکی ہے۔ نتیجتاً آج ہم دلیل و خوار ہیں۔ رسوائی اور حقارت آج ہمارا جامہ ہے اور مسکنت ہمارا ابادہ۔ ہم روسیاء ہیں ہماری پیشانی خاک آلودہ ہے اور یوں یاسیت کی تصویر بنے اللہ کے عذاب کے منتظر ہیں۔

اب اگر کوئی کافر و شرک میں استیت اس ملت کی اصلاح کا عزم
لے کر اٹھے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کے اہل خط و فعال بیان کرے
تو قوم اس پر ثبوت پڑتی ہے کہ ہم اختلافی مسائل انھارے ہو۔ قوم کو آپس
میں لڑا رہے ہو، اسے تفرقہ میں مبتلا کر رہے ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے
کہ ملت اسلامیہ تو پہلے ہی بہت سے فرقوں میں بٹی ہوئی ہے پھر مجھے
عجب ستم ظریفین ہے کہ جن کو اختلافی مسائل سمجھا جا رہے ہیں ان کو جمید
اور احادیث کی روشنی میں وہی بنیادی اور احتمالی مسائل ہیں! بھلا قرآن
کی محکمات پر اختلاف اور احادیث متواترہ کا انکار کیونکر ممکن ہے؟ آئیے
دیکھیں کہ ہمارے ہاں کن کن مسائل کو اختلافی بنا دیا گیا ہے اور ان کی
اصلیت کیا ہے؟

زیر بحث چند اخلاقی مسائل یہ ہیں۔

۱۔ بشریت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۔ ذکات الہی ۳۔ نبی کا عالم الغیب ہونا ۴۔ پیکار ۵۔ وسیلہ ۶۔ نبی پروردگار کا بہت بڑا و عظیم اعمال، سامع موتی ۸۔ نبی کا جواب دہ ہونا ۹۔ غیر اللہ کے نام کا کہنا۔

(۱) بشریت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج کل مسلم امت کے بیشتر گروہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ہماری آپ کی طرح آدمی نہ تھے بلکہ مافوق الانسان (SUPER HUMAN) یا فوری مخلوق تھے۔ اس عقیدے کی بنا اس طرح ڈالی گئی کہ پہلے آیت قرآنی کا ٹکڑا کر کے ہوئے لَئِنْ كَفَرْتُمْ يَنْزِلْ سَكَابَہُ (ترجمہ: اس جیسے کوئی چیز نہیں (السنوری ۱۰) اللہ تعالیٰ کو نور قرار دیا حالانکہ اس نور کا وہ نور مافوق ہے وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ (ترجمہ: اور اس نے تاریکی اور نور کو علیحدہ کر دیا) (انعام ۱) اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے آخر کار رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے نور کا ٹکڑا بنا دیا۔ درجہ العنثانی ۱۱) شرف علی تھانوی و احمد رضا خان بریلوی وغیرہ) اس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات میں براہ راست شرک کیا گیا۔ عیسائیوں نے حضرت مسیح کو اور یہودیوں نے حضرت عزیر کو اللہ کا بیٹا بنا کر شرک کیا تھا یعنی نطفے کا واسطہ پہنچنے میں لائے تھے لیکن ان مسلمانوں نے تو اپنے نبی کو بلا واسطہ اور براہ راست اللہ کا جو ہی قرار دے ڈالا۔ اور اس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو براہ راست ذات برک تعالیٰ میں شرک کر دیا۔ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ اللہ کے نور سے نبی بنے اور پھر جو نور پہنچ گیا اس سے شیخین یعنی ابراہیم و عیسیٰ و محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنے۔ (مکتوب امام ربانی، حاشیہ بعد الحق تحت دہلوی)

اب اگر ان دشمنوں کا فرمان حمید کی روشنی میں جائزہ لیا جائے
تو اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے کھلوا تا ہے کہ **قُلْ اِنَّ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الْوَعْدِ**
ترجمہ: اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ بے شک میں تو محض تمہاری
طرح کا بشر ہوں۔ (اس فرق یہ ہے) محمد پر اللہ کی طرف سے وحی نازل

ہوتی ہے۔ (دکنہف خم مسجد) ایک اور جگہ قرآن پاک میں حضرت
ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا نقل فرمائی گئی ہے۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ

ترجمہ: اے پروردگار! ان دو گروں میں انہی میں سے ایک رسول
مبعوث فرما جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنا سکے۔ (البقرہ ۱۲۹) یہ دعا
صاف بتا رہی ہے کہ بھیجی انہی لوگوں میں سے اور ان ہی کی اولاد میں سے
منتخب کئے گئے اور یہی اللہ کی سنت ہے کہ نبی اور رسول اکثر دیشتر
اسی قوم میں سے منتخب ہوئے ہیں جو اپنی زندگی کا پچھلا تمام حصہ اپنی قوم
کے ساتھ ہی گزارتے رہے اور پوری قوم ان کے اخلاق اور سیرت و کردار
کی معرفت ہوتی ہے۔ اسی لئے ان کے زمانے کے لوگ جو امت دعوت
کھلائے ہیں ان کی بات کو ماننے سے اسی لئے انکار کر دیتے ہیں کہ یہ نبی
بن گیا۔ یہ تو ہمارے سامنے کا بلا پڑھا شخص ہے اس میں کوئی نزاعی
بات تھی جو اسے نبی بنا دیا گیا، قرآن ان کے الزامات کو نفل کرنے کے
بعد ان کی تردید فرماتا ہے۔

وَقَالُوا آمَنَّا بِهَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَنْشَرُ فِي الْأَسْوَاقِ

ترجمہ اور یہ کہتے ہیں کہ یہ کیسا پیغمبر ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں
میں چلتا پھرتا ہے۔ (الفرقان)

اور دوسری جگہ فرمایا فَقَالُوا ابْشِرْهُمْ هَذَا وَنَا
ہیں کہ کیا ایک بشر ہمیں ہدایت دے گا۔ (التغابن ۶)
ایک اور جگہ فرمایا کیا

قَالُوا ابْعَثْ لَنَا رَسُولًا مِّنْهُمْ قَالُوا قُلْ لَّوْكَانَ فِي الْأَرْضِ مَلَائِكَةٌ يُّنْزِلُونَ

مُظَاهِرِينَ لِّلَّذِينَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ مَلَائِكًا أَسْأَلُ

ترجمہ: کہنے لگے کہ کیا اللہ نے آدمی کو پیغمبر بنا کر بھیج دیا ہے
(اے نبی) آپ کہہ دیجئے کہ اگر زمین پر فرشتے ہوتے تو اس میں پہلے پہلے
آرام کرتے تو ہمارے پاس فرشتے ہی رسول بنا کر بھیجتے۔ (الاسراء ۹۳-۹۵)
یوں بھی تو ہے کہ اس وقت کے لوگوں نے نبی کو بشر تو مانا مگر نبی
ماننے سے انکار کر دیا۔ اور آج کے مسلمانوں نے نبی تو مان لیا مگر بشر ماننے
سے انکار کرتے ہیں جبکہ قرآن آپ کو نبی بھی کہتا ہے اور ہماری آپ کی
طرح کا آدمی بھی خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں اللہ کا بندہ
اور اس کا رسول ہوں۔ (بخاری) لیکن ان مسلمانوں نے نبی کو نبی قرار
دے کر انسانیت کے زمرے سے ہی خارج کر دیا۔ یہ بھی نہ سوچا کہ نبی کی مخلوق

دعائے بلند (عقائد علما نے دیوید مرتبہ مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہ العالی
قرآن مکمل کراچی) نے ملفوظات احمد رضا خان صاحب بریلوی حصہ دوم ص ۱۱۷
پر ایک جگہ تحریر فرمائی

تو اس مٹی سے بنے ہوئے انسان کو سجدہ کیا ہے (البقرہ ۱۱۷) (نکح، من)

(۲) وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم: وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا

مسند جو قرآن و حدیث اور اجماع صحابہ سے متفق طور پر طے شدہ تھا آج
نہایت نبی بعد از وفات نبی میں بدل چکا ہے۔ اور موجودہ مسلمان فرقوں
میں سے کوئی بھی بھیجی کو فوت شدہ ماننے پر تیار نہیں کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ
علیہ وسلم روزِ طہ میں حیات میں تھے، آپ کی حیات وینا دی ہے برزخ میں نہیں۔
دعائے دیوبند اور دیگر مزید یہ کہ آپ اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ شب بیتی
بھی فرماتے ہیں۔ (احمد رضا خان صاحب) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبی جنس
ازواج مطہرات بھی زندہ ہیں اور بقول احمد رضا خان صاحب کے صرف ایک
آن کے لئے ان پر موت طاری کی گئی تھی۔ یہ بات قرآن کی اس آیت کا کٹر کوئی
ہے۔ كُلُّ نَفْسٍ عَلَیْهَا فَلَانٌ۔ جو کچھ اس زمین پر ہے سب کو فنا ہوتا ہے۔
(رحمن ۲۶) اور پھر پروردگار عالم نے اپنے نبی کو مخاطب کر کے فرمایا
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ سَيَكُونُ خَسْرًا۔ اے نبی! آپ کو بھی مرنا ہے اور آپ کے ان مخالفین کو
بھی موت آئے گی۔ (الزمر ۲۵) دوسری جگہ فرمایا

وَمَا جَعَلْنَا الْبَشَرِ مِنْ قَبْلِكَ الْخَالِدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ يَدْعُونَ
الْخَالِدِينَ۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ

”ہمیشگی تو ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کے لئے
نہیں رکھی تو اگر تم کہتے تو کیا یہ ہمیشہ جیتے رہیں جسے وہ جہنم ان کی خوش فہمی
ہے اس لئے کہ ہر جان دار کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (الانبیاء ۳۴-۳۵) ان آیات
میں بلا تخصیص نبی یا اولی یہ بات بنا دی گئی کہ اس دنیا میں موجود ہر جان دار کو
بہر حال مرنا ہے۔

یہ بھی عجب ستم طریفی ہے کہ جن کو
اختلافی مسائل سمجھا جاتا ہے قرآن اور
حدیث کی روشنی میں وہی بنیادی اور
اجتماعی مسائل ہیں۔

كُلُّ نَفْسٍ رَافِعَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهَا لَا يُخْفَىٰ شَيْءٌ مِنْهُ يَوْمَ يُنْفَخُ الْكَوْكَبُ
 والی ہے سوائے اللہ کی ذات کے۔ دانتھ صص صص اور کوئی مریدانہ توکل
 یہ نہیں ہوتا کہ ایک ان کے بعد زندہ کر دیا جائے۔ یا پھر دنیاوی قبر کے اندر
 روح لوٹائی جائے۔ (احمد بن حنبل، ابن تیمیہ، ابن قیم وغیرہ) اور اس کی کڑھ
 میں عذاب و ثواب کا سلسلہ شروع کر دیا جائے۔ بلکہ وہ تو قیامت کے روز
 ہی اس قبر سے اٹھایا جائے گا دوسرے مومنوں و سورہ یسین عذاب و ثواب
 کا سلسلہ سب پر رزخ میں ہو گا ہے کہ اس دنیاوی قبر میں اس قبر میں مردہ
 کو دوبارہ زندگی نہیں دی جاتی۔ یہی بات ابو یوسف صدیق رحمہ اللہ نے اس آیت
 کے سب سے بڑے دلیل نے بنی کی وفات کے موقع پر اس وقت بیان فرمائی
 جس کے شیطان امت میں رخت ملی لئے کی کوشش کر رہا تھا۔ مگر نگہ رہے تھے
 آپ کو وفات نہیں ہوئی بلکہ آپ ابھی دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور لوگوں کے

بوالعجبی تو یہ ہے کہ اس وقت کے
 لوگ نبی کو بشر تو مانتے تھے مگر نبی
 ماننے سے انکار کرتے تھے اور آج
 مسلمان نبی تو مانتے ہیں مگر بشر
 ماننے سے انکار کرتے ہیں

و منافقوں کے جو خوشیاں منا رہے تھے) باتھ اور یہ ضرور کاٹ ڈالیں گے
 بخاری کی حدیث میں ہے کہ پھر ابو یوسف آئے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کے چہرہ مبارک سے چادر ہٹائی اور بوسہ دیا اور کہا کہ میرے ماں باپ
 آپ پر قرآن زندگی اور موت دونوں میں آپ پاکیزہ رہے اس ذات کی
 قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اللہ آپ کو دہموتوں کا عہد نہ بھگتا
 لے تھیں کے لئے ساتھ عذاب قبر آؤ اور مسعودی ملا نظر فرماتے

تھا۔ پھر ابو یوسف گھر گئے اور عمر لوگوں سے گفتگو کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ عمر
 بیٹہ جاؤ۔ لیکن عمر نہ بیٹھے۔ اب لوگوں نے ابو یوسف کی طرف توجہ کی اور عمر کو
 چھوڑ دیا۔ احمد و شا کے بعد آپ نے فرمایا: "سن لو تم میں سے جو محمد صلی اللہ
 علیہ وسلم کی زندگی کو اتنا سمجھ سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے
 اور جو اللہ کا پیارا رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ ہے اسے موت
 نہیں۔ جو خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا قَدْ خَلَّاتِ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ
 اَللّٰهُ الْعَلِيمُ الْغَنِيُّ
 محمد اس کے سوا کچھ نہیں کہ پس ایک یہی
 ہیں اس سے پہلے ہی بہت سے رسول گزر گئے ہیں پس کیا یہ اگر مر جائیں اور
 یا شہید کر دیئے جائیں تو تم اٹھے پر دل پھر جاؤ گے۔ اور جو اللہ پر دل پھوس
 جائے وہ اللہ کو کچھ ضرر نہ پہنچائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنے شاگردوں کو
 جزا دے کے رہے گا۔ (آل عمران ۴۴) اس طرح ابو یوسف نے "حیات النبی"
 بعد از وفات نبی کے مسئلے کو مکمل ختم کر دیا اور عام صحابہ سے آپ کے
 اس خطبے کو منی وعن تسلیم بھی کر لیا مگر آج کے مسلمان قرآن و حدیث
 اور اجماع صحابہ کا انوکھے ہوئے بھی کو زندہ ماننے پر اصرار کرتے ہیں اس
 لوگوں سے پوچھا جائے کہ اگر نبی ہمیشہ زندہ رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کو اتنے مبارک
 نبی پیدا کرنے کی کیا ضرورت تھی! حضرت آدم کے بعد آپ ہی کو مبعوث
 فرما دیا گیا ہوتا۔ آپ تمام جہان کو تبلیغ کرتے رہتے بار بار نبی بھیجے کی ضرورت
 ہی باقی نہ رہتی۔ اس طرح بھی کہ قبر کے اندر دنیاوی طوہر حیات ماننے والوں
 سے پوچھا جائے کہ اگر نبی حیات ہیں تو آپ حضرات نے انہیں قبر کے اندر
 کیوں مقید کر رکھا ہے باہر کیوں نہیں نکال بیٹھے۔ تاکہ آپ اس پستیوں میں
 عمری ہوئی امت سلوک و سہار دیں اور اس کو دنیا میں وہی اہل مقام و لواحقین جیسا کہ
 قرون اولیٰ میں داخل ہوا تھا۔

۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عالم الغیب ہوتا۔ قرآن مجید کے احکامات
 کا انکار کرتے ہوئے ایک عقیدہ جو آج مسلمانوں کے بیشتر فرقوں میں موجود ہے
 وہ یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غیب کا علم رکھتے ہیں و جماعت اسلامی علمائے
 بریلی و تبلیغی جماعت (آپ اپنی امت کے اعمال سے باخبر رہتے ہیں و جماعت اسلامی
 اور صرف باخبر ہی نہیں بلکہ اکثر و بیشتر قبر مبارک سے نکل کر امت کے لئے
 یا کسی کو شفا دینے کے لئے ہزار ہا میل کا سفر بلا کسی سوا رکے طے بھی کر سکتے ہیں

خوابوں میں نبیؐ کی آمد و رفت کا سلسلہ

اس وقت شروع ہوا جب آپؐ سچے عاشقوں نے دین اسلام پر غلبہ حاصل کیا

رفصائل درود تبلیغی جماعت سے اور یہ بات قرآن مجید کے انکار کے ساتھ ساتھ قرین عقل بھی نہیں ہے قرآن مجید سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں بھی آپؐ اپنے نفع و نقصان پر تادیر نہ تھے

قُلْ لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي نَفْعًا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ وَلَوْ كُنْتُ أَعْلَمُ الْغَيْبِ لَا شَقِئْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ الشُّوْهُ

ترجمہ ۱۔ (اے نبیؐ) آپؐ کو کچھ دیکھنے کے میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا۔ مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں اپنے لئے خیر کی کثرت کو لیتا اور مجھے کبھی کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔

(الاعراف ۱۸۸) معلوم ہوا کہ نہ آپؐ کو غیب کا اور دور کی باتوں کا علم تھا اسی طرح آپؐ کو سفر کے لئے سواری کی بھی ضرورت ہوتی تھی مگر وفات کے بعد آپؐ ان تمام اموروں سے مادی ہو گئے؟ عالم الغیب بھی ہو گئے؟ اور دنیا کے ہر حصے میں ہلاسی سواری کے بھی پہنچنے لگے۔ اس طرح آپؐ کے مسلمانوں نے عالم الغیب ہونے کی اللہ تعالیٰ کی صفت خاص میں اس کے بندے اور آخری رسول کو بھی شریک کر لیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَعِنْدَ مَقَلِّهِ الْغَيْبُ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ

”اور غیب کی گیمیاں اسی کے پاس ہیں جن کا علم اس کے ہوا کسی کو نہیں۔“ (الانعام ۵۹) یہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ اللہ کے سوا کسی نبیؐ یا ولیؐ کو علم غیب نہیں ہوتا۔

قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبُ اِلَّا اللَّهُ

ترجمہ ۲۔ (نبیؐ) آپؐ کو دیکھئے کہ جو لوگ آسمانوں اور زمینوں میں ہیں اللہ کے سوا غیب کی باتیں نہیں جانتے۔ اور یہ کہ

وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَنْ يَّكُنْ يُّبْعَثُوْنَ

ترجمہ ۳۔ (نبیؐ) تو یہ بھی نہیں معلوم کہ کب اٹھائے جائیں گے۔ (النمل ۲۷) یہ آیت اللہ کے عالم الغیب ہونے کا صریحاً اعلان ہے۔

(۴) بیکار کو بھی صرف وہی ایک اللہ واحد ہی مٹا ہے اور اس کے سوا جن دوسری مہینوں کو بیکار جاتا ہے وہ کسی قابل نہیں وہ ہماری اور آپؐ کی طرح بندے ہیں

اِنَّ الْاٰدَمِيْنَ كَانُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادًا اَمَّا الْاَلْكَمُ فَآذُوْهُمْ فَلْيَنْصِبُوْا لَكَ ذِكْرًا لَّتَشْعُرُوْا يَّوْمَ الْاٰخِرَةِ اَنَّهُمْ كَانُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادًا

ترجمہ ۴۔ ”تم جن کو اللہ کے سوا بکارتے ہو وہ تمہاری طرح کے بندے ہیں (جہاں تم ان کو بیکار دیکھو اگر سچے ہو تو ان کو چاہئے کہ وہ تمہیں جواب دیں) (الاعراف ۱۹۴) یہ بیکار کیا جواب دیں گے ان کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ خود انہیں کب اٹھایا جائے گا فرمایا پروردگار نے

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُوْنَ اَمْوَالٌ غَدُوْرٌ اَلَيْسَ لَهُمْ شَعْرُوْنَ اَنْ يَّكُنْ يُّبْعَثُوْنَ

ترجمہ ۵۔ اور جن لوگوں کو یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ تو کوئی چیز بھی نہیں بنا سکتے بلکہ وہ تو خود مخلوق ہیں (وہ) لاشیں ہیں بے جان جن کو یہ تک معلوم نہیں کہ اٹھائے کب جائیں گے۔ (النمل ۲۰-۲۱) اور حال یہ ہے کہ اس امت کا نمازی پنج وقتہ نماز میں ایسے منہ سے یہ تو اعلان کرتا ہے

اِيَّاكَ تَعْبُدُوْا اِيَّاكَ تَسْتَعِيْنُوْنَ

(نوحہ ۴) ”ہم صرف تیری عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے (غائبانہ) مدد چاہتے ہیں۔“ پھر رکوڑ میں اپنے مالک کے آگے جبکہ کراس کی تعریف و توصیف کرنے کے بعد وہ یہ اقرار بھی کرتا ہے سُبْحٰنَ اللّٰهِ لَيْسَ بِحَدِّہٖ ”اللہ نے دربار راست اس کی سن لی جس نے اس کی حمد کی۔ مگر علیٰ زندگی میں ہوتا یہ ہے کہ جیسے ہی نمازی سلام پھر کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے فوراً یہ کہتا ہے کہ اے اللہ اپنے محبوب کے واسطے سے میری تازہ قبل فرما۔ اے اللہ اپنے آخری نبیؐ کے واسطے سے ہماری دعا میں قبول فرما۔ اور واسطوں کا ایک سلسلہ شروع کر دیتا ہے پھر جب مسجد سے باہر نکلتا ہے تو اسے وہ بات بھی یاد نہیں رہتی جس کا اپنے پروردگار کے سامنے اقرار کیا تھا کہ ”ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔“ بلکہ جیسے ہی کوئی قبر دکھائی دیتی ہے یہ اس کے ساتھ جبک جاتا ہے اور اپنے بابا صاحب کو ہاتھ اٹھا کے سلام کرتا ہے راہ چلتے ہوئے کو لگ جائے یا کسی پریشانی اور مصیبت میں گرفتار ہو جائے تو ”مالک ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، بھی

لے فضائل درود و فضائل ۱۲۱ فصل پنجم مکتبہ اشرفیہ راسکے و نڈلاہور

محول جاتا ہے اور بے ساختہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غرور و غرور ہو جاتا ہے۔
کے لئے لگانا شروع کر دیتا ہے جبکہ مالک مالک نے اپنی کتاب میں
خاص صفت بتا دیا کہ

أَمَّنَ يُحِبُّ الْمُطَهَّرَ إِذَا دَعَا وَيَكْتُمُ السُّوءَ وَيَعْمَلُ

خُلُقًا أَكْرَضَ إِلَى اللَّهِ
ترجمہ "کون بے تسرار
کی انتہا قبول کرتا ہے جب وہ اس سے دعا کرتا ہے اور کون اس کی تکلیف
کو دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں (انگوں کا) جانشین بناتا ہے
یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، تو کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟
والسبحان ۶۲) حتی کہ اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہی حکم دیا
قُلْ إِنَّمَا دُعَوْنِي إِلَى الْإِسْلَامِ وَلَا أَتَّبِعُهَا أَهْلًا"

ترجمہ "اے نبی! آپ کبھی دیکھے کہ میں تو
صرف اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں
کرتا (البحر ۲)

شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے
اپنے مکتوب میں لکھا ہے کہ اللہ کے
نور سے نبی پیدا ہوئے شیخ عبدالحق
محدث دہلوی (صاحب مشکوٰۃ) نے
اس پر حاشیہ جڑ دیا کہ "باقی جو نور بچا اس
سے شیخین دالبوکر و عمر بتائے گئے

مالک نے غیر اللہ کو پکارتے سے منع کرنے کے ساتھ ساتھ
ایک کرنے والوں کو ان کے انجام سے بھی باخبر کر دیا ہے کہ
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَإِنْ فَعَلْتَ فَإِنَّكَ
إِنْ أَهِنَ الْغَالِبِينَ"



مد اور اللہ کے سوا دوسروں کو مت پکارو۔
جو تم کو نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ نقصان، اور اگر ایسا کرو گے تو ظالموں میں سے
ہو جاؤ گے۔ (یونس ۵۶)

اور اس امت کا یہ حال ہے کہ اس نے مساجد تک کہ نہ چھوڑا ایک مساجد تو
صرف اللہ کی عبادت کے لئے موقوف ہے
وَإِنَّ السَّاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا"

"اے شک مسجدیں تو صرف اللہ ہی کے لئے ہیں (ہاں اللہ کے ساتھ
کس دوسرے کو نہ پکارو۔ [البحر ۱۸] مگر ان نام نہاد مسلمانوں نے اس
آیت کا ہر کچھ کوڑ کرتے ہوئے اپنی مسجدوں میں "یا محمد! علی، یا فاطمہ
یا حسن اور یا حسین کے عترے لگا رکھے ہیں اور دعویٰ یہ ہے کہ ہم اللہ
اور اس کے رسول سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں اور اپنے کو نبی کا سپا
پر کار بھی گردانتے ہیں۔

⑤ وسیلہ: اگر ان مسلمانوں کو اس بات سے منع کر دیا جائے کہ
تم اللہ کے سوا دوسروں سے کیوں مدد مانگتے ہو تو کہتے ہیں کہ یہ ان سے مدد
تو نہیں مانگتے بلکہ مانگتے تو اللہ ہی سے ہیں مگر ان کے وسیلے سے کیونکہ وہ
انکم الحاکمین ہے ہم گناہ کاروں کی بات کہاں سنے گا اللہ نے ہم درجہ
برابر (عصمت) عطا فرمائی ہے (اپنی عزت داشت
کو ان کے بڑھاتے ہیں اور جو اولیاء اللہ ہیں یہ اللہ کے ہاں ہماری سفارش
کرتے ہیں کیونکہ یہ نیک بندے ہیں اور امتدان کی بات کو نہیں مانتا (عصمت
دیوینہ قریب ملوی) اس قسم کی باتیں مشرکین کو بھی کیا کرتے تھے
وَيَقُولُونَ هَؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللَّهِ

ترجمہ "اور یہ مشرکین کہتے ہیں کہ یہ اللہ
کے پاس ہماری سفارش کرنے والے ہیں۔ (یونس ۱۸) مالک مشرکین کی
ان باتوں کا جواب قرآن مجید میں اس طرح دیتا ہے
وَلَا تَسْأَلُكَ بِمَا لَوْ عَنِ قَرِينٍ يُحِبُّ دَعْوَةَ اللَّهِ إِذَا دَعَاكَ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لَهُ
مد اور اے (پیغمبر) جب آپ سے میرے

مدد موضع الغرغان از شیخ الہند محمود حسن دیوبندی سورۃ فاتحہ کا مائتہ و ۵۵ م
آیت تشریفات، (ایک بعد و ایک تفسیر) مالک ہمیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تم ہی سے مدد مانگتے ہیں، یہ معلوم ہوا کہ ان کی ذات پاک کے سوا کسی سے حقیقت میں
مدد مانگنی بالکل ناجائز ہے ہاں اگر کسی مقبول بندے کو شخص واسطہ رحمت اپنی اور
غیر مستقل کچھ خواستگاری ظاہر کی اس سے کرے یہ جائز ہے کہ استعانت و حقیقت
حق تعالیٰ ہی استعانت ہے۔"

بند سے میرے بارے میں سوال کریں (آپ فرما دیجئے کہ میں تو تمہارے قریب ہوں۔ جب کوئی بیکار رہے والا مجھے پکارتا ہے (اور دعا کرتا ہے) تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں پس وہ نہیں چاہے کہ مجھ ہی سے مدد طلب کریں۔ (البقرہ ۱۸۰) چنانچہ صرف اللہ تعالیٰ ہی دعا کرتی ہے۔ اسی کو پکارنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ تو ہم سے قریب ترین ہے جیسا کہ قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد باری ہے

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ

ترجمہ :- ”اور ہم انسان کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں (۱۶) اور دوسرے مقام پر فرمایا۔

وَالَّذِي يَقُولُ اتَّخَذْتُ آلَافِيًا وَلَهُمْ مِيرَاثٌ مِمَّا يَرَثُونَ

ترجمہ اور تم لوگ (بات پوشیدہ کہو) یا فامرودہ دل کے بھید و نکسے واقف نہ (ملک ۱۳) جب اللہ تعالیٰ ہماری رگ جان سے بھی قریب ہے ہمارے دلوں کے حال سے بھی واقف ہے اور ہمارے دلوں میں اچھے والے و بکریوں کو بھی وہ جانتا ہے پھر اس کا اصرار یہ بھی ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری دعا قبول کرتا ہوں تو پھر ہم دوسرے ہمارے کیوں تلاش کریں۔ مزید براں مالک فرماتا ہے

وَلَوْ أَنَّ كُفَّاءَ الْخُسْفَىٰ فَكَغُفْرَانٍ

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ کے اچھے نام ہیں اس کو اکھٹے نام سے پکارو (الافات ۱۸۰) مثلاً مغفرت کی طلب ہو تو یا رحمن یا رحیم اور رزق و غوث ہو تو یا رزاق کہہ کر اللہ سے دعا کرو۔ چنانچہ فرمایا۔

فَاَتَعْلَمُونَ عِندَ اللَّهِ الْوَزْنَ

ترجمہ پس اللہ کی سے رزق طلب کرو اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو (العنکبوت ۱۷) کہا جاتا ہے کہ ہم اتنے گناہگار ہیں کہ اس کی عظیم شان بارگاہ میں مافری کس طرح دے سکتے ہیں۔ ہمارے گناہ تو اتنے زیادہ ہیں کہ بغیر سفارش کے ہماری گویہ قبول نہ ہوگی۔ اس خام خیالی کا رد کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے گناہوں کا بوجھ ہے تو پردہ نہیں اگی موقع ہاتھ سے نہیں گنا

لَا يَكْفُرُ الْكَافِرِينَ امْنُوا تَوَلَّوْا إِلَى اللَّهِ تَوَكُّبًا مَّصُونًا

ترجمہ ”اللہ سے توبہ کر دکھلے دل سے اور غلو ص کے ساتھ“ (التحریم) یہ بات محکم جو اس طرح کہا جاتا ہے کہ ”بھائی کہہ تو آج تک مجھے نہیں آکر ہم پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دینے سے یا حضرت پیران پر

دستگیر کے وسیلے سے دعا مانگ لیں تو حرج ہی کیا ہے کوئی ان سے مانگ تو نہیں رہے؟ مانگ تو ہم اللہ ہی سے رہے ہیں صرف ان نیک بندوں کا وسیلہ ہے اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے۔؟

واللہ ناراضگی کی کوئی بات نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ یہی بات جب سکھائے تو کوئی نے نبی سے کبھی بھی کہ

مَاتَعْبُدُونَهُ إِلَّا لِيُقَيِّدُنَا إِلَى اللَّهِ وَالْغَىٰ

ترجمہ ”ہم ان کی عبادت نہیں کرتے بلکہ یہ تو ہم کو اللہ سے قریب کر دیں گے“ (اس لئے ان کا وسیلہ بنائے) (الزمر ۲) تو ان کو کافر اور مشرک کہہ دیا گیا تھا۔ آخر جب اللہ تعالیٰ نے خود ہی کہا ہے کہ براہ راست مجھے پکارو میں دعائیں قبول کرتا ہوں تو اب کیا اسراف ہے کہ اسے نہ پکارا جائے اور بغیر وسیلے اس سے نہ مانگا جائے۔

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کا پہنچنا و عرض اعمال :- ہر مسلمان نماز کے اختتام پر پہلے تشہد کے بعد اپنے لئے اپنے اہل و اقارب کے لئے بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرتا ہے اور چونکہ ایک مسلمان کے لئے مجرب ترین سستی اس کی اپنی جان سے بڑھ کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تو اس لئے ہر مسلمان تشہد کے بعد اپنے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اللہ سے دعا کرتا ہے جس کو ہم درود دیتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَنِيذٌ مُّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَنِيذٌ مُّجِيدٌ ۝

ترجمہ اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد پر ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم پر ان کی آل پر بے شک تو پاک اور بزرگ دربر تر ہے۔ اے اللہ رحمتیں نازل فرما محمد پر ان کی آل پر جس طرح تو نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیم پر اور ان کی آل پر بے شک تو پاک اور بزرگ دربر تر ہے۔ ہر مسلمان یہ مزوری سمجھتا ہے کہ وہ اپنے نبی کے لئے ہر نماز میں دعا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ محمد پر اور ان کی آل یعنی ہم پر بھی اپنی رحمتیں بکھار دے فرماتے۔

اور یہ وہ دعا ہے جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھائی ہے اور یہ بات ظاہر کی ہے کہ سب لوگوں کی طرح میں بھی اللہ کی رحمت و برکت کا محتاج ہوں۔

۱۔ کتاب سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے پیغمبروں کو شریک

امت مسلمہ کے تمام گروہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارے درود و سلام کے اعمال براہ راست نبی کے پہنچتے ہیں اور ہی ان کو رد یا قبول کرتے ہیں۔

ظہر اگر جو شرک کیا ہے اپنے نبی کے لئے ہمارا یہ دلائل کو اس گندے عقیدے کی مکمل نفی کرتا ہے درود و سلام کی احادیث اثبات توحید اور رد شرک کی اعلیٰ ترین مثالیں ہیں۔ مگر خدا ان کو اب مسلمانوں کا یہ عقیدہ بن گیا ہے کہ ہم اللہ سے جو دعا کرتے ہیں سب کا اللہ کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی کے پاس پہنچ جاتی ہے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ جب ہم درود پڑھتے ہیں (صلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ تو جی اس درود کو سنتے ہیں) (یعنی ان کو علم غیب ہے) اور پھر یہی نہیں سنتے ہیں بلکہ بنفس نفیس اپنی قبر سے نکل کر ان درود کی محفل میں شریک ہونے کے لئے تشریف لے آتے ہیں اور اگر یہ محفل ایک ساتھ مختلف جگہوں پر پڑھ رہی ہوں تو آپ ایک وقت ہر جگہ موجود بھی ہوتے ہیں (یعنی آپ باوجود ایک جسم رکھنے کے بہت سی جگہوں پر موجود بھی ہو سکتے ہیں) و عقیدہ علمائے بریلی (دور و مکہ کا عقیدہ یہ ہے کہ دور سے براہ راست تو نہیں بلکہ اگر قریب ہو سکے پڑھا جائے تو آپ سن لیتے ہیں (علمائے دیوبند) اور اگر دور سے پڑھا جائے تو فرشتے آپ کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ (اہل حدیث، حنبلی وغیرہم)

بلکہ قرآن مجید میں پروردگار عالم نے فرمایا کہ

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَلَیُّدْرِیْ بِذَٰلِکَ الْغٰیظِ ۚ

ترجمہ وہ اور آسمانوں اور زمین کی چھپی ہوئی چیزوں کا علم صرف اللہ ہی کو ہے اور تمام امور اسی کی طرف پٹائے جائیں گے۔ (دھود ۲۳) مگر تمام گروہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمیں اللہ کے پاس نہیں ہمارے درود و سلام اور اعمال تو ہمارے نبی کے پاس جاتے ہیں اور وہی ان کو رد و قبول کرتے ہیں اور اس طرح یہ رسول اللہ کو الوہیت میں حصہ دار بنایا

لے ماہنامہ نبیات رجب شعبان ۱۴۲۹ھ ص ۴



ہیں اللہ کے ساتھ اس کے بندے اور رسول کو شریک کرتے ہیں اور پھر یہ غلط عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام خود نہیں کر سکتا بلکہ ہمیں چیزوں کے اجر و ثواب اور رد و قبول کی ذمہ داری اس لئے دے دیتا ہے۔

(۴) سمع موتی۔ سمع موتی کے معنی ہیں مردے کا سنا لیکن

یہ اصطلاح آج کل مردے کے سننے کے لئے نہیں کہ چونکہ مردہ بہر حال مردہ ہے سننے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوتا ہے بلکہ ان "زندوں" کے لئے استعمال ہوتی ہے جو قبر کے اندر "استراحت" فرما رہے ہیں دراصل آج تمام ہی فرقوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قبر کے اندر مردہ ہمیں بلکہ زندہ لوگ ہوتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ قبر کے اندر روح ہوائی جاتی ہے و عقیدہ امام احمد حنبل و ابن تیمیہ ابن قیم فرماتے ہیں کہ مردہ اپنے دوستوں اور اہل و عیال کے اعمال کو جانتا ہے (ابن تیمیہ) اور کچھ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ مردہ اپنی زیارت کے لئے آنے والوں کو پہچانتا ہے (ابن قیم) اور علمائے اہل حدیث (بلکہ بعض نے تو یہاں تک کہا کہ مردہ عبادت بھی کرتا ہے اور اس کی روح دنیا میں آتی جاتی رہتی ہے۔ (ابوالاعلیٰ مودودی) علاوہ قرآن کے مطابق جو مرگیا ابادہ قیامت کے روز ہی دوبارہ اٹھایا جائیگا (مومنون ۱۶) مگر یہاں تو مردہ مردہ نہیں بلکہ زندوں سے بھی برتر ہے (سجده) ہر جگہ ہے اب جبکہ مردہ مردہ ہی نہ رہا تو اس کو بکارنے میں بھی کوئی حرج باقی نہ رہا۔ چنانچہ قبر والوں کے سننے اور سنانے کا ایک نہایت منظم اور شاندار سلسلہ شروع کیا گیا برخلاف اس آیت کے کہ

وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ فِی الْقُبُوْرِ

میں میں نہیں سنا سکتے۔ (الاعراف ۲۰) مگر آج کے مسلمان فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ جو قبروں کے اندر ہم سے خوب واقف ہیں ہمارے اعمال سے بھی باخبر ہیں اور ہم خود عائیں مانگتے ہیں ان کو یہ اللہ تک بغیر کسی مشکل کے فوراً پہنچا دیتے ہیں اسکا وجہ سے قبر والوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے شاندار مزارات اور قتبے تعمیر کئے گئے جہاں ہر سال عرس منایا جاتا ہے اور اس موقع پر مردہ خلاف شرع کام ہوتا ہے جس سے اللہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تھا۔ احادیث نبویہ کے مطابق نبی نے فرمایا قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا، قبروں کو پتھر نہ بنانا۔ نہ پکانا پر عمارت تعمیر کرنا۔ اور نہ ہی قبروں پر بیٹھنا۔ اور پھر مزید حضرت علی کو حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ اسے ٹی جاؤ تم کو جو تصویر ملے مٹا دو اور جو قبر اونچی

نظر آئے اس کو زمین کے برابر کر دو۔ (مسلم) اور آج احکام بتوہ کے خلاف ہر گلی اور کوہے میں پختہ قبریں مزارات کی شکل میں موجود ہیں جہاں وہ تمام مراہم عبودیت ادا کئے جاتے ہیں جو صرف بیت اللہ ہی ملک نے مخصوص فرمائے ہیں

(۸) خواب :- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے اس دنیا سے منقطع ہو جانے والے رابطے کو جوڑنے کے لئے ہمارے علمائے کرام نے ایک انوکھا طریقہ اختیار کیا جس کو قرآن و حدیث کی غلط تائید کے ذریعہ خواب کی صورت دی پھر تو نئی کے خوابوں میں آمد و رفت کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔ آپ خوابوں میں آتے ہیں بشارتیں دیتے ہیں ہدایتیں دیتے ہیں، پیشگوئیاں فرماتے ہیں اب تو صرف نبی ہی نہیں بلکہ اولیاء اللہ بھی خوابوں میں تشریف لانے لگے ہیں (تعلیق جماعت) جمعی امام بخاری خوابوں میں آکر بخاری پڑھا جاتے ہیں، جمعی علی بن مرثیہ پر بیٹھ کر کاج پڑھانے لگ جاتے ہیں (علامہ یوسف بنوری رحمہ کوئی صاحب دل خواب میں اپنے بھتیجے ادنیٰ کا سودا کر لیتے ہیں۔ (وفضل مکمل مدت تعلیق جماعت) کبھی خود بھی آکر خواب میں ۴۰ حدیثیں پڑھا دیتے ہیں۔ (شاہ ولی اللہ) اور صرف نبی ہی نہیں بلکہ جمعی خاص موقوفوں پر نورب العین بھی خود ہی خواب میں آکر فرزندی ہدایات اپنے ولیوں کو دیتے ہیں (مری سقطی، یوسف بنوری صاحب)

خوابوں میں آمد و رفت کا یہ سلسلہ اس وقت شروع ہوا جب آپ کے صحابہ عاشقوں نے دین اسلام پر قلب حاصل کیا اور حبس ہو گئے آپ کی دنیا میں آمد و رفت بھی شروع ہو گئی جو حال جاری ہے اب تو ماثر اللہ آپ کی زیارت کرنے کے لئے وظیفہ بھی موجود ہے۔

زیارت بنوری کا نسخہ :- شاہ عبدالحق محدث دہلوی کہتے ہیں کہ جمعرات، جمعہ کی درمیانی شب میں دو رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں چارہ مرتبہ آیت الکرسی، یکبارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد (سورہ غافر پڑھے) سلام پھرنے کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے، اتن جمع نہیں گزری گئے انشاء اللہ حق پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے گی۔ درود یہ ہے۔

اللهم صلی علی محمد و آلہ النبی الامی و آلہ
وسلم۔
ایضاً قرآن مصنف حافظ نذراحمہ
ماہ ماہ نبیات ماہ اگست ۱۹۴۵ء لہجاء مدینہ
فضائل صدقات حصہ دوم ص ۲۹۳

سن رکھو کہ تم میں سے جو محمد کی بندگی کرتا تھا اس کو معلوم ہو کہ محمد تو وفات پا گئے اور جو اللہ تعالیٰ کی بندگی کرتا تھا وہ سن لے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ زندہ و جاوید ہے

صاحب پرہیز شہی کالج لاہور (صدر مدرس) کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و محدثین رحمہ اللہ کے پاس یہ نسخہ موجود نہ تھا ورنہ ان کو اپنے دور حیات میں ہونے والی پیچیدگیوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ مثلاً خلیفہ ثالث کی نامزدگی کے مسئلہ پر حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کا دن پریشان رہے نبی کو چاہئے تھا کہ خواب میں آنحضورؐ کی صحیح سمت میں رہنا ہی فرماتے اسی طرح جنگ جمل اور جنگ صفین جیسے فحوس نامک واقعات پیش آئے جس میں صرف غلط فہمیوں کی وجہ سے ہزاروں صحابہ شہید ہوئے مگر اس وقت بھی جی نے آکر اپنے عزیز ساتھیوں کی صحیح بات نہ بتائی۔ اسی طرح محدثین جنہوں نے احادیث کو جمع کرنے ان کی جانچ پڑتال اور ردیوں کو رکھنے میں اپنی پوری پوری زندگیاں لگا دیں انہیں چاہئے یہ تھا کہ نبی سے بندہ راہ نسخہ زیارت بنوری پڑھ کر سلامات کرتے اور پوچھتے غلام حدیث صحیح ہے یا غلط اس طرح بہت سے پیچیدہ مسائل چھٹی پہاڑ میں حل ہو جاتے اور محدثین کو اس کے لئے بے پناہ مصرتوں کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ مگر معلوم ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ایسے حجابان رسول نہ تھے کہ انہیں نبی کے پاس نہ آئے تھے کہ شاید ان عاشقین صادقین کی حیثیت نبی کے نزدیک ان کے اپنے صحابیوں سے زیادہ ہے ؟

ان حجابان رسول جن کے پاس آپ کی باقاعدہ آمد و رفت ہے کو چاہئے کہ آپ سے ان مسائل کی صحت کے بارے میں معلومات کریں جس کی وجہ سے آج یہ قوم فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور ایک دوسرے سے باہم دست و گربان ہے ہر فرقہ دوسرے پر کفر کی توپ اتارنے پر تے ہے مثلاً اہل کاجازہ ناظر ہونا، آپ پر درود کا پہنچنا۔ آمین یا لہجہ ناخو خلت الامام و رفع الیدین

وغیرہ مزید یہ کہ اپنے اپنے فرقوں کی بھی نیٹ سے درستگی کی تصدیق فرمائی
کہ اگر آپاری ہوئی مہذب درخت ہے یا دیوبندی یا پھر نام نہاد غیر مقلدین کا
مذہب صحیح ہے یا پھر سب غلط ہیں؟

اگر اس خواب کے عقیدے کو قرآن کی روشنی میں جانچا اور پرکھا
جائے تو معلوم ہوگا اس عقیدے کی عمارت بغیر بنیادوں کے قائم ہے اور
یہ عقیدہ قرآن پاک کی آیات کا صریح کفر کرتا ہے اس لئے کہ اس عقیدے کی
بنیاد دو باتوں پر ہے اول یہ کہ منہ کے بعد بھی نبی یا اولیاء اللہ دنیا میں
آسکتے ہیں۔ دوم یہ کہ یہ نبی یا ولی عالم الغیب بھی ہوتے ہیں کہ ان کو اگر یاد کیا
جائے تو وہ حاجت براری کے لئے فوراً چلے آتے ہیں حالانکہ قرآن کے مطابق
تو وہ ان سب باتوں سے بالکل بے خبر ہو چکے ہیں۔

وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْعِنَةٍ اِنْ نَزَّلْنَاهُمْ
لَا يَسْمَعُونَ اَنَّكُمْ وَكُنْتُمْ مَكْذُوبًا وَلَكُمْ عَذَابٌ اَلِيمٌ
ترجمہ "اور جن لوگوں کو تم اس کے سوا پکارتے ہو وہ مجھوڑی
گھٹلی کے برابر بھی تو (کسی چیز کے) مالک نہیں، اگر تم ان کو پکارو تو وہ تمہاری
پکار نہ سنیں۔ اور اگر سن بھی میں تو جواب نہ دے سکیں اور وہ قیامت کے
روز تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے" (دعا قرآن ۱۳-۱۴)

اس کے علاوہ خواب کے معاملے میں جو سوال تشذیب ہے وہ یہ کہ
جس دلی یا نبی کسی کے خواب میں داخل ہونے کے لئے جاتے ہیں تو اپنی
قرآن سے کس طرح اور کہاں سے نکلتے ہیں اگر نبی کے جانے کے بعد کوئی شخص
بجائی قبر میں درود پڑھے گا یا سلام عرض کرے گا تو وہ ضائع ہو جائیں گے؟
اس لئے کہ قند و سلام تو صرف نبی پر ہی پیش ہوتے ہیں اس لئے معلوم ہوتا
چاہے کہ نبی کس وقت قبر میں موجود ہیں اور کس وقت قبر سے باہر گئے ہوتے
ہیں اس کے علاوہ نبی یا اولیاء کیسے قبر سے نکل کر چند ثانیوں میں ہزاروں میل
کا سفر طے کر لیتے ہیں؟ پھر یہی کوئی ان کو قبر سے نکلتے دیکھ پاتا ہے اور نہ ہی سفر
کے دوران کسی کو دکھائی دیتے ہیں۔

⑨ غیر اللہ کی نذر و نیاز: نذر و نیازی کا اور نیاز فارسی کا لفظ ہے
مطلبہ دونوں کا ایک ہی ہے کسی کی احسان مندی کا شکریہ ادا کرنا نذر
نیاز صرف اللہ تعالیٰ کا حق ہے کیونکہ اس کے ہم بندوں پر بے شمار احسانات
ہیں اس لئے اللہ کے بندے ہمیشہ
يُؤْتُونَ بِالْقَلْدِ

ترجمہ "اپنی نذرین پوری کرتے ہیں" (الدعویٰ) اور وہ اپنی نذرین کس طرح

پوری کرتے ہیں

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبٍّ مِمَّنْ كَانُوا كَافِرِينَ

"اور باوجود یہ کہ ان کو خود طعام کی خواہش ہے قیروں اور قیموں
اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں" (الدعویٰ) یعنی اللہ کے بندے اپنے رب کی راہ
میں خرچ کرتے اور اس کے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں مگر کوئی معاوضہ طلب
نہیں کرتے مگر جو افراد و اقوام الرحمن اور الرحیم کی بندگی سے کنارہ کشی اختیار
کر لیتی ہیں وہ پھر اللہ کے سوا سب کی بندیں دیتی ہیں یہ کبھی مسیح کے نام کا
کبھی بھگوان کے نام کا کھانا پکا کر ان کے لئے مسدود و خیرات کرتے ہیں کہ
وہ انہیں کے بندے ہیں اور اس کام کے لئے باقاعدہ دن بھی مقرر کرتے
ہیں اس طرح آج کل ہماری مسلمان قوم نے غیر اللہ کی نذر و نیاز دینے کے
لئے باقاعدہ دن مقرر کر لئے ہیں اور یہ کفر و شرک کا کام ایک اہم ترین
عبادت کی شکل اختیار کر گیا ہے ۱۰ محرم کو حسین کے نام کا حلیم پکایا جاتا
ہے ۱۲ ربیع الاول کو نبی کے نام کی شیرینی تقسیم کی جاتی ہے اور اربعین کو
کوہین پر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام کی "گیارہویں شریف"
ہوتی ہے اور اس طرح ہر مہینے کسی کی نذر و نیاز ضرور دی جاتی ہے
اور ساتھ میں یہ عقیدہ بھی ہوتا ہے کہ دیکھو گیارہویں شریف کی نیل
ضرور دینا ہے چاہے قرآن لے کر ہی کیوں نہ دی جائے ورنہ بڑے پر
صاحب ناراض ہو گئے تو بڑی مصیبتیں نازل ہوں گی کاروبار میں خسارہ
ہو جائے گا آل و اولاد کے معاملے میں پریشانی ہوگی۔

وَلَنْ يَسْتَنْفِذَ اللَّهُ فِعْلَهُ فَلَائِكَ شَيْءٌ لَّا يَكُونُ اِنْ يُولَئِكَ عَفُوٌّ فَلَا اَرْحَامَ اَفَضْلُ
ترجمہ "اگر تم کو کوئی تسلیت پہنچانا چاہے تو کوئی نہیں جو اس کو
دور کر سکے سوائے اللہ کے اور اگر تم سے بھلائی کرنا چاہے تو کوئی اس کو
اس کے فضل عطا کرنے سے روکنے والا نہیں" (دیولس ۱۱)
نفع اور نقصان اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اس میں کوئی نبی یا ولی
یا پیر دخل اندازی نہیں کر سکتا۔ اور اگر اس قسم کا عقیدہ ہوگا تو یہ قرآن
مجید کا کفر اور اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

اس قسم کا کھانا جو اللہ کے سوا کسی اور نام کے ساتھ منسوب کر دیا
جائے تو از روئے قرآن قطعی حرام ہے کیونکہ رب العالمین نے اس معصوم
کو قرآن میں جارحانہ بیان کر کے بالکل صاف فرما دیا ہے
اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخُزْغَانِ وَمَا اِثْنُ

۱۰

ترجمہ "اس نے تم پر ہمارا ہوا خون سور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کر دیا ہے" (البقرہ ۱۷۳) مگر افسوس کہ اس مسلم امت نے اپنے مولیوں اور پیروں کے چہرے پر کتاب اللہ کے احکامات میں سے کچھ کو ملال کر لیا اور اس طرح اپنے آپ کو اللہ کی اس وعید کا مستحق ٹھہرایا جو اہل کتاب کے لئے لکھا کہ

اَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ اِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ يَبْغِضُونَ

ترجمہ "وہ ایماندار بات ہے کہ تم کتاب اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور بعض سے انکار کر دیتے ہو" (البقرہ ۸۵) اتنا کچھ سننے کے بعد کھانا ہے کہ پھر بھی جو شخص کلمہ گو ہو۔ نماز پڑھا ہو اس کو آپ اس طرح کا قرقرار دیتے ہیں۔ یہ تو آپ کی تشدد پسندی ہے آپ حکمت و تدبیر سے بے بہرہ معلوم ہوتے ہیں۔ ان ہی باتوں کے جواب میں حالکی نے یہ بات لکھی ہے۔

کوئے غیر گوشت کی پوجا تو کافر
جو ٹھہرائے خدا کا بیٹا تو کافر
جھکے آگ پر سر سجدہ تو کافر
کو کتب میں مانے کو شرم تو کافر
ملک و مومنوں پر کشادہ ہرے راہیے
پرستش کریں شوق سے جس کی جاہیے
بنی کو جو جاہیں خدا کر دکھائیے
اماموں کا رتبہ بنی سے بڑھائیے
مزاہدوں پر جا جا کے نذریں چڑھائیے
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعاہیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
خدا سلام بگڑے نہ ایمان جائے

مشرکین کو اولاد پیدا کرنے سے لئے اللہ ہی سے دعا مانگتے تھے مگر جب بچہ پیدا ہو جاتا تھا تو اللہ کے اس عطیہ میں دوسروں کو شکر کا حقدار ٹھہر دیتے تھے بلاشبہ یہ حالت بھی بہت بری تھی لیکن اب جو شرک ہم ان توحید کے مدعیوں میں پاتے ہیں وہ اس سے بھی بدتر ہے یہ ظالم تو اناد کی میزوں سے مانگتے ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد نیا تو بھی انہی کے آستانوں پر چڑھاتے ہیں۔ اس پر زمانہ جاہلیت کے عرب مشرک تھے اور یہ موعد ہیں۔ ان کے لئے جہنم واجب گئی اور ان کے لئے نجات کی گارنٹی ہے

ان کی گمراہیوں پر تنقید کی زبانیں تیز نہیں مگر ان کی گمراہیوں پر کوئی تنقید کر بیٹھے تو مذہبی درباروں میں بے چینی کی لہر دوڑ جاتی ہے (ماخوذ) اور مذہبی درباروں میں بے چینی کیوں نہ پھیلے یہ سب ہی تودہ ہیں جو اس ساری گمراہی کے ذمہ دار ہیں یہی علماء اور ان کے اکابر ہیں جنہوں نے توحید کے بجائے دین استعارہ کو رائج کیا۔ اس امت کو قرآن سے دور کر دیا جس کے بارے میں فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ يُوَفِّعُ لِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيُضِلُّعَ بِلَهْ اٰخَرِيْنَ (الحیث)

ترجمہ "اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن پاک) کے ذریعہ اقوام کو ہدایت کرے گا اور اس کو چھوڑ دینے والوں کو پستی میں گرا دیتا ہے"

ہم کو اکابر پرستی، قبر پرستی، پیر پرستی، میں مبتلا کر دیا گیا چنانچہ آج مسلمان پستیوں کے عمیق ترین گڑھوں میں پڑے ہوئے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں اس وقت ان پستیوں اور ذلتوں سے نکلنے کا واحد راستہ یہی ہے کہ ہم پھر سے اسی قرآن مجید کو اپنا مشعل راہ بنائیں اس لئے کہ

اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِيْ لِلْاَمْنِ اَوْ يَكُوْنُ لِّلْكَافِرِيْنَ

ترجمہ "اور بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی اور نجات دہن ہے مومن کے لئے" (بنی اسرائیل ۹) یہ قرآن ہر ایسے کا سرچشمہ ہے جو قوم اس چشمے سے فیض حاصل کرتی ہے وہ دنیا کی بلند یوں پر پہنچتی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بشارتیں ہوتی ہیں۔ اور بشارتیں بھی کیسی وہ مژدہ جاننا وہ جنتوں میں ہمیشگی کا پروانہ اور بھرپور اعلیٰ کا یہ فرماتا۔

سَلَامٌ قَوْلًا مِّن رَّبِّ الرَّحْمٰنِ (یسین)

وَمَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُخَدَّثٍ اِلَّا
كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيٰٓءُ لَّهُمْ
اٰثِمُوْا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝

ان لوگوں کے پاس رحمان کی طرف سے جو نئی نصیحت بھی آتی ہے یہ اس سے منہ موڑ دیتے ہیں اب کہ یہ جھٹلا چکے ہیں، معترض ہیں ان کو اس چیز کی حقیقت (مختلف طریقوں سے) معلوم ہو جائے گی جس کا یہ مذاق اڑاتے رہے ہیں۔

سورۃ الشعراء

ملاحظہ فرمائیے نثر سادہ فقر کے حیران کن معنی

ڈاکٹر سعید الدین عثمانی

راوی: فیض الرحمن خادق
تحریر: عبد خادق

کچھ لچلے رات سے آمادہ پیکار ہیں

۳۰ جنوری ۱۹۸۵ء میری زندگی کا یادگار دن ہے۔ اس دن میں
ایک نئے تجربے اور ایسی لذت سے آشتی ہو کر میری سمجھ میں یہ بات اچھی
طرح آگئی کہ ملحد مقاصد کی خاطر کام کرنے والے کیونکر مرنے سے گھبراتے خوشی خوشی
قید و بند داروں کی منزلیں طے کر لیتے ہیں آج کے آپ کو بھی اس دل چسپ
تجربے کی روئیداد سناؤں۔

ہم مبینہ سائنسی، اللہ کے دین کے لئے ایک دوسرے کے بھائی نہیں
یعنی فیض الرحمن خادق، غلام سرور توحیدی، اور عبد الباقی حسن مہتمم
نے طے کیا کہ ایک دن صبح سے اللہ کی راہ میں نکلنا چاہئے اور پیشہ دروہوں
و پیروں کا شکار کم کردہ راہ اپنی قوم کے محصوم و بھولے بھالے لوگوں کو
ایک اللہ واحد کی بندگی کی طرف بلانا چاہئے تاکہ وہ نیت کرنے سے پہلے اپنے
عقائد کی اصلاح کر سکے اس ہونٹاک و کپتی ہوئی آگ سے اپنی جانوں کو بچا سکیں
جو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھی ہے جو اس کی ذات اور
صفات میں کسی دوسرے کو شریک کریں اللہ یہ کہ وہ نوبہ کر کے اپنے ایک
مالک کی بندگی کی طرف پلٹ آئیں۔

اس مقصد کے لئے ہر فرد کی چوبیس تاریخ مقرر ہوئی کہ اس
دن نماز فجر خادق آبادیہ خولہ سے اسٹیشن پر ادا کی جائے اور وہیں سے
"ایک روزہ دعوت الی اللہ" کے پروگرام نکالنا آغاز ہو چو میں تاریخ کو ابھی
صبح صادق کے آثار ظاہر ہو ہی رہے تھے ملک بھر اندھیلے کو جیرتی روشنی
کی ایک لکیر مشرق سے نمودار ہو رہی تھی ملک دہا تھا کہ گویا توحید صالح کی
کی کوئی کرن ہے جو شرک و بدعت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کو ختم کر دیتا چاہتی

ہو۔

بھائی عبد الباقی! ابھی تک نہیں پہنچ پائے تھے ضرور کوئی عذر

شرعی مانع ہو چکا کہ در نہ ہمارا یہ پر جوش ساقی پیچھے رہ جائے والوں میں سے
نہیں۔ پروگرام جو طے ہو چکا تھا اسے تو سر حال سوتا ہی تھا میں اور بھائی
غلام سرور توحیدی نے ملکر جلدی دھڑکے لڑنے کے وہ بتل اٹھائے
جو ہم نے رات ہی کو ایک بیگ اور تھیلے میں پیک کر دیئے تھے نقصا میں موسم
سرمایہ کچھ ختمی باقی تھی ہم جب خادق آبادیہ خولہ سے اسٹیشن پہنچے تو دیکھا
بہت سے مسافر گاڑی کے انتظار میں ایک دوسرے سے جڑے ہوئے سیٹوں
پر بیٹھے اونگھ رہے ہیں اور کچھ قریبی ٹی اٹال پر کھڑے چلنے کی چکیں لے کر
سڑک بھٹکانے کی کوشش کر رہے تھے ٹی اٹال کے چولہے پر رکھی جائے کی کھیتی سے
نکلنے والی گرم گرم بجائیں ہیں بڑی بھلی معلوم ہوئی۔ چاہے بیٹے کا موقع نہ
تھا کیونکہ نماز کا وقت ہو چکا تھا اس لئے ہم دونوں اسٹیشن کے ایک کونے
میں بیٹھے اور اپنے مالک کے حضور جھکائے زبان دل پر یہی دعا تھی
کہ مالک ہم محسن تیری رضا و خوشنودی کے طالب کمزور و ناتواں بندے
ہیں تو نے اپنے دین کا جو کچھ علم عطا کیا ہے ہم اسے تیرے دوسرے بندوں
تک پہنچانے نکلے ہیں۔ مالک ہم صرف تیرے کلمہ کی سرانجام دہی چاہتے ہیں لیکن
ہم تیری مدد کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے۔ اسے ہمارے مالک تو اگر ہمیں مہبت
سے بچا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں مضر نہیں پہنچا سکتی اور مالک اگر
تو نے ہمارے لئے کوئی آزمائش مقدس کر دی ہے تو ساری دنیا مل کر بھی
ہیں اس میں مبتلا ہوتے سے نہیں بچا سکتی۔ اسے ہماری جانوں کے مالک
ہم پر اتنا ہی بوجھ ڈال کہ جتنا ہم سہا کر سکیں۔

نماز سے فارغ ہوتے تو معلوم ہوا کہ گاڑی ایک ٹھہر بیٹھ ہے بہت
خوشی ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مرحلے پر اتنا بھلا موقع فراہم کر دیا اطمینان سے تقریر کی
خوب کھول کھول کر حق و باطل کا فرق واضح کیا شرک کی جتنی اقسام ہیں وہ یہاں تک

توجہ دے کر تھے ہیں جس سے اچھے طریقے سے لوگوں کو بچایا ایک ایک پڑھنے والے کے
 ہاتھ میں لکھ کر تھا یا کہ اسے پڑھو اور اپنی زندگی کا مقصد سمجھو۔

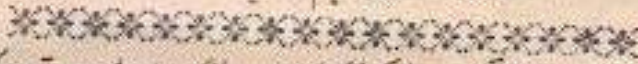
اب گاڑی آج بھی سب لوگوں کے ساتھ ہم بھی سوار ہوئے سوار ہوتے
 ہی بھائی غلام سرور توحید نے کفر و شرک کھول کھول کر بیان کرنا شروع کر دیا اور اس
 بچھنے کے طریقے بتائے کہ ایک بعد میں نصابی لیاط کے مطابق تو لوگوں کو تیار کیا کہ انہوں نے
 اپنے فرمانبردار بندوں کے لئے آخرت میں کسی بیش بہا نعمتیں تیار کر رکھی ہیں اور
 نافرمان باغی لوگوں کے لئے جو حق بات کو سن کر بھی ایمان نہ لائیں کس قدر شدید ہوگا
 عذاب ان کا انتظار کر رہا ہے اب بھی موقع ہے کہ اللہ کے بندہ اپنے ایک مالک
 کی طرف مٹو۔ اور اس کی رحمتوں کے حقدار بن جاؤ اکی کو ایسا داتا، دستگیر مشکل کشا
 اور غوث کجھو۔ اسی طرح ہم باری باری کی تقریر کرتے رہے ساتھ ہی کامیاب شیش آنے سے
 پہلے ہی ہم ریل گاڑی کے ہر کھار ٹنٹ میں دو دفعہ تقریریں کر چکے تھے ساتھ
 ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کی تو ہم پلیٹ فارم پر لڑکر لڑکر تقسیم کرنے لگے
 اتنے میں ایک آدمی ہماری طرف آنا دکھائی دیا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ڈاکٹر
 عثمانی صاحب کے عالیہ دورہ پنجاب کے موقع پر بھی اس شخص نے شرعیہ لکھا تھا
 اور ڈاکٹر صاحب و ان کے ساتھیوں کو تھانے تک لے گیا تھا اس شخص نے آتے
 ہی میرا گریبان پکڑ لیا اور کہنے لگا "تم لوگ باز نہیں آتے؟" اسی اشار میں
 گاڑی کی دسل پر گاڑی سے حرکت کرنا شروع کر دی میں نے ایک جھپٹے سے اپنا
 گریبان چھڑا لیا اور چلتی گاڑی میں دو ڈاکٹر سوار ہو گیا بھائی غلام سرور پہلے ہی
 گاڑی میں سوار ہو چکے تھے۔ پلیٹ فارم سے نکلنے کے تقریباً پانچ سو گز بعد ہی
 گاڑی ایک جھپٹے سے رک گئی معلوم ہوا کہ انجن فیل ہو گیا ہے اس بات کو ہم اپنی
 خوش قسمتی پر غور کرتے ہوئے واپس پلیٹ فارم کی طرف چل دیے تاکہ اب
 دوری آنے والی گاڑی پر سکیں ابھی ہم چند ہی قدم چلے تھے کہ دیکھا وہی شخص
 آدمیوں کا ایک جھٹلے رہیں وہ صوفی تھا ہوا چلا آ رہا ہے ہم پر نظر پڑے کہ وہ
 چلایا "وہ رہے وہ رہے پکڑ لو ان پر دھماکوں کو، لوگوں نے اسے گھیر لیا اور
 لڑنے کے انداز میں بحث و مباحثہ کرنے لگے ہم اگر ان کی کسی بات کا جواب
 دینے کی کوشش بھی کرتے تو اگلے تین پار آدمی بولنے لگتے جس سے ہمارا کارواز
 دب جاتی دلیس بھی اس ہجوم "دوستاں" میں کون سا رہا کہ ہمارا کھڑا تھا
 جو ہمارے وقت کون کر ہماری حمایت میں بولتا عرض کہ یہ ہجوم ہمیں گھیر کر
 جلوس کی صورت میں پولیس چوکی کی طرف لے چلا۔ راتے میں لوگ بھی بڑی
 عجیب نظروں سے دیکھتے جیسے کہ ہم کسی اور جگہ کی مخلوق ہوں اور کیا ایک
 زمین یا ترسے ہوئے کوئی ہم پر غریب غریب چست کر رہا تھا تو ان کی منہ پر آکر بڑا ہلکا

کہنے لگا کچھ نے "دوست شفقت" بھی پھر نے کی کو کوشش کی میں نے
 مہربان لہذا کی یہ خواہش معلوم ہوتی تھی کہ ہم کسی طرح صحیح سلامت واپس
 جو کہ پہنچ جائیں اور وہ ہیں گرفتار کر دیا کہ پنے سینے کی آگ کے ٹھنڈا کر کے غرض کہ ہم
 ہر بری بھلی برداشت کرتے ہوئے پولیس چوکی پہنچ گئے۔ جہاں آدھا گھنٹہ تک
 ہمیں بیٹھا رہا اس عرصہ میں مختلف النوع حضرات آتے رہے اور ہمارے
 متعلق استفسار کرنے کے بعد گھورتے ہوئے چلے جاتے آدھے گھنٹے بعد میں پھر
 کے مرکز کا تھانے روانہ کر دیا گیا۔ جہاں کا ماحول بھی عجیب سا تھا کس بے ہنگم
 شور و غل تھا تو کہیں گالم گلوچ کا مقابلہ جاری تھا یہاں ملک کا قانون بیکار
 اور اس کی جگہ جنگل کا قانون کا رفرمانظر آتا تھا یہاں خاموشی سے ایک کونے
 میں بیٹھا دیکھا۔ اسی اثنا میں سالکوں کی جانب سے ایک ہجوم آیا جس کی
 قیادت علاقے کے ایک با اثر مولانا صاحب "اکبر" ہے تھے جنہوں نے
 آتے ہی ہم سے بغیر کچھ کہے تھے کالیوں کی بوجھ کر دی بھائی غلام سرور توحید کی
 لئے جو اتنی دیر سے میرے ساتھ یہ سب کچھ برداشت کر رہے تھے صرف اتنا
 سمجھا "مولوی صاحب زبان سنبھال کر بات کریں" ان الفاظ کا نکلنا تھا
 کہ ہم پر چاروں طرف سے گھونٹوں، لالٹوں اور جوتوں کی بوجھ کر شروع ہو گئی
 حتیٰ کہ یہ ظلم تقاضے کے منشی صاحب سے بھی برداشت نہ ہو سکا اور چیخ
 چرا "مولانا صاحب! یہ تھانہ ہے مذبح خانہ نہیں ہے اور آپ نے جو کچھ
 کیا ہے وہ غلط ہے" اس منشی نے ان مولوی صاحب کی خوب اچھی طرح
 کھنچائی کہ اس ہنگامہ آرائی کے بعد ان منشی صاحب نے "کمال مہربانی" لے
 کھم نیٹے ہوئے ہماری جان کی حفاظت کے خیال سے ہمیں حوالات میں بند کر دیا
 اور بند کرنے سے پہلے ہمارے پاس جو کچھ نقد رقم تھی وہ اپنے قبضہ میں کر لی
 کہ آخر مال کی حفاظت بھی تو ضروری تھی ان ساری باتوں کے باوجود درود لگا
 کالاک لاک شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمارے دلوں پر سکینست نازل فرمایا
 ہم دل بھی نہ گھولے بلکہ حوالات کی دیواروں کو دیکھ دیکھ کر ہم اللہ کا شکر ادا کر رہے
 تھے کہ اسے ہمارے مالک یہ بھی ایک تیرے ایک پیسے پیغیر و سف علیہ السلام کی
 سنت ہے جس کے ادا کرنے کی تو نے ہمیں توفیق دی اس وقت دوپہر کے ۱۲ بجے
 سے تھے ہم نے رات ہی کا کھانا کھایا ہوا تھا اور صبح ناشتہ کرنے کا موقع نہ مل
 سکا تھا۔ اس وقت اچھی خاصی مار کھائے کہ باوجود سخت بھرک لگ رہی
 تھی لیکن کر کیا سکتے تھے پیسے ہمارے تھانے کی داخلہ فیس کے طور پر دے چکے
 تھے۔ اسی حال میں تقریباً تین گھنٹے مزید گزرنے کے بعد ہمیں ایک مجسٹریٹ صاحب
 حضور پیش کیا گیا انہوں نے اپنی دانست میں ہمیں سمجھانے کی بہت کوشش

کی کہ آپ لوگ ابھی نوجوان ہیں آپ نے دنیا نہیں دیکھی آپ کو ابھی اس دنیا میں بہت کچھ کرنا ہے چھوڑیے اس بچہ کو یہ علما کا کام ہے آپ لوگ بھلاں جنس گئے اپنے مستقبل کی فکر کریں یہ دینی معاملہ ہے علمائے کرام جانیں اور ان کا کام، مجھے مجسٹریٹ صاحب کی یہ سہواری قطعاً پسند نہ آئی اور میں نے کہنے پر مجبور ہو گیا کہ آپ ان علما کرام کی بات کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے والدین اور اعزاء و اقارب کو درخت کی آگ میں جھونکا دیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ مسلسل یہ کارروائی جاری رہی اور وہیں سمجھنے کے ساتھ مختلف مسائل پر بت چھوڑ دیں گھبرنے کی کوشش کرتے لیکن ہم قرآن و حدیث کے حوالے سے جواب دے سکتے ہیں مکملے آخر کار مجسٹریٹ صاحب جھٹلا گئے اور انہوں نے حکم دیا کہ کو دیکھ ان کا تمام مل بچہ ضبط کر کے انہیں ضمانت پر رہا کر دو۔

اب شام کا چٹا ہو چلا تھا ہم نے ظہر و عصر دونوں نمازیں زندا کے اندر ہی ادا کیں اسی دوران ہماری گرفتاری کی خبر شہر گاہوں پہنچ چکی تھی کیونکہ تھانے کے اندر گاؤں کے چند آدمی نظر آئے انہیں میں سے ایک صاحب نے ہماری ضمانت دی مگر تھانے دار نے سارا الزام میرے ہی سر پر لگا دیا۔

اے روشنی کے سیریز ہم بھی تیار سے سب تھہ ہیں۔



ایک خوشخبری یہ ہے کہ سوات کے علاقے تحصیل مٹہ کے گاؤں چیریاں گرمی میں مسجد توحید کی تعمیر عمل میں آئی ہے اس طرح صوبہ سرحد میں توحید مسجد کی تعداد پانچ ہو گئی ہے۔ قلعہ لہور، ایک مسجد توحید کی تعمیر تحصیل چکدرہ ضلع دیر کے علاقہ میں دوسری کو صی عثمان خیل راستہ درگئی (ملاکنڈ ایجنسی) میں تیسری مسجد توحید تور و دروہر تحصیل موالی ضلع مردان میں ہے اور چوتھیں مسجد توحید صوبہ سرحد کی مرکزی مسجد ہے خوشی کی پائیاں میں نوشہرہ چارسدہ روڈ کے کنارے واقع ہے یہ علاقہ نوشہرہ تحصیل ضلع بٹاکہ کی حدود میں آتا ہے یہی تعمیر شدہ مسجد کے نگران جناب رضا خان صاحب ہیں جو حال ہی میں سعودی عرب سے تشریف لائے ہیں صوبہ سرحد کے ناظم جناب عمر خطاب مدنی صاحب ہرگز بڑی ہینے کی دوسری جمعرات کو اس مسجد میں خطاب فرمائے ہیں۔

کراچی کے ایک ساتھی کی اہلیہ نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے کورنگی کے علاقے ناصر کالونی کے نزدیک واقع اپنا ۲۰۰ مربع گز کا چوٹ توحید مسجد کی تعمیر کے لئے وقف کیا ہے۔ فخر الہ اللہ و احسن الجزاء۔

کچھ عرصہ قبل کی بات ہے کچھ ساتھی مسجد توحید میں ظہر کی نماز کے لئے وضو کر رہے تھے کہ اچانک ایک خوفناک صورت کالا بھنگا لپٹا ترنگا مسرت قلندر کالے رنگ کے کپڑے پہنے سر پر رنگین دھبوں کا کلاوہ لگے میں موٹے موٹے بد رنگ دانوں کی سیج، ہاتھوں میں بدنام ٹرسے چمٹا جاتا ہوا سراپا بدنام مسرت بد طینت مسجد میں در آتا چلا آیا۔

”غوث کا کتا“

ایک ساتھی اس ”آقا“ کو دیکھ کر دوڑے دوڑے گئے اور پوچھنے لگے ابوا کدھرا، دو بابا، مانے اپنی موٹی موٹی سرخ آنکھوں سے گھور کر دیکھا اور بڑی شان بے نیازی سے کہا۔

”بچہ یہی نہیں جانتا، ہم غوث کا کتا ہے“ ساتھی نے بڑی جھنجھکی سے کہا ”ابا بابا! ہم تو اللہ کے کتے کو بھی مسجد میں نہیں آنے دیتے تم تو صرف غوث کے کتے ہو!“

کہا جاتا ہے کہ لوگ آج امام احمد بن حنبل کی ذات اور عقیدے کو مجروح کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ وہ قابل قدر شخصیت ہے کہ امام محمد بن بخاریؒ ان کے شاگرد ہیں اور اپنی عظیم شان تاہیت صبح بخاری میں ان کی حقیقت ثابت کرتے کے لئے پانچ مرتبہ ان کا نام لائے ہیں۔ جواب دینے والوں کا کہنا ہے کہ امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں امام احمد بن حنبل کا ذکر ضرور کیا ہے مگر ہر جگہ فضیلت کے بجائے تنقیص کا پہلو غالب ہے مثلاً امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں سب سے پہلے جس جگہ احمد بن حنبل کا ذکر کیا ہے حالانکہ وہاں ان کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر محض ان کے علم کا نقشہ کھینچنے کے لئے بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس جگہ امام احمد بن حنبل کا ذکر کرنا ضروری سمجھا۔

ترجمہ :- علی بن عبداللہ (المدینی) سفیان بن عیینہ اور وہ ابو حازم سے روایت کرتے ہیں کہ سہیل بن سعد سے پوچھا گیا کہ منبر نبوی (کس چیز کا تھا انہوں نے فرمایا اس بات کا جاننے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ (اب) کوئی باقی نہیں۔ وہ مقام (غابہ) کے حجاب و کا تھا۔ فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا۔ جب وہ بنا کر رکھا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کھڑے ہوئے اور قبیلہ روم کو بکیر (تخریب) کہی اور لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے پھر آپ نے قرأت کی اور رکوع فرمایا اور لوگوں نے آپ کے پیچھے رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اس کے بعد پیچھے بیٹھے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ امام بخاری کہتے ہیں (حالانکہ یہ سمجھنے کی ضرورت نہ تھی) علی بن عبداللہ (المدینی) نے کہا کہ احمد بن حنبل نے یہ حدیث پوچھی تو میں نے کہا کہ میرا مقصود یہ ہے کہ نبی لوگوں سے اوپر تھے تو یہ حدیث اس کی دلیل ہے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر امام لوگوں سے اوپر ہو۔ علی بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ (میں نے اور عمار (استاد) سفیان بن عیینہ سے تو اکثر یہ حدیث پوچھی جاتی تھی کہ کیا تم نے ان سے اس حدیث کو نہیں سنا احمد بن حنبل نے کہا نہیں۔ امام بخاری نے یہ بات لاکر ثابت کیا ہے کہ احمد بن حنبل ایسے متگرد تھے کہ ان کے استاد ایک حدیث بار بار ذکر کرتے ہیں لیکن پھر بھی اسے نہ سن پاتے تھے۔

دوسری جگہ امام بخاریؒ باب شہر اعینہ لایہ تقصان میں احمد بن حنبل کو لائے ہیں حالانکہ یہاں بھی ان کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر محض یہ دکھانے کے لئے کہ امام احمد بن حنبل کی عظمت کا کیا معیار ہے بخاریؒ نے اس کا ذکر کرتا ضروری سمجھا۔

باب شهر اعيدي لا ينقصان لكل ثمانية عشر يوما معاوية قال سمعت ابا بصير يقول
عن عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم وحديثي مسندنا معاوية عن خالد بن الحارث قال
قال لعبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال شهران لا ينقصان شهر اعيدي رمضان وذو الحجة
قال ابو عبد الله وقال احمد بن حنبل ان نقص رمضان تؤذوا في الحج وان نقص ذو الحجة تؤرمضان وقال
ابو الحسن كان اصحى من اهل بيته يقول لا ينقصان في الفضيلة ان كان تسعة وعشرين او ثلثين
صحيح بخاري جلد اول ص ٢٥٦

فی الخواتین الى قوله ان الله كان عليهما حكيمًا وقال انس والمحصنات من النساء ذوات
 الاذان الحرام الا ما ملكك ايما لغيرك لا يرضى باسنان ينزع الرجل جارية من تحتك
 بل ولا تنكحوا المشركين حتى يؤمنوا وقال ابن عباس فآزاد على اربع فهو حرام كما
 ائنه وائنه وقال لنا أحمد بن حنبل صحيح بخاري المجلد الثاني ص ١٥٠

ترجمہ :- باب عورتوں میں سے جو حلال و حرام ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان گوئیوں تم پر عورتیں حرام ہیں۔ مال، بہن، بھوپھی، قالہ، بھتیجی، بھانجی، انس فرماتے ہیں کہ والمحصنات من النساء
 سے آزاد خاندن والی عورتیں مراد ہیں جو حرام ہیں اور بائندیاں حلال ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنی لونڈی کو اس کے شوہر سے چھڑائے جو غلام ہے تو کوئی حرج
 نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مشرک عورتوں سے ایمان لانے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ ابن عباس فرماتے ہیں چار سے زیادہ بیویاں کرنا
 بھی اسی طرح حرام ہیں جس طرح مال بہن اور بیٹی حرام ہے اور کہا ہم سے احمد بن حنبل نے۔ یہاں بھی امام بخاری نے ان کی شاگردی کا اعتراف کرتے ہوئے
 اجتناب کیا۔ اور احادیثی و اخبرتی کے بھلے۔ قال لنا احمد بن حنبل لا یؤتیہا بیاہ کے یہ کسی نہ کرے کی بات ہے۔

باب هل یجعل نقش الخاتم ثلثة أسطر حل ثنا أحمد بن عبد الله الأنصاري
 قال حدثني أبي عن ثمانية عن النسيان أبي بكر لهما استخلفا كتيبًا وكان نقش الخاتم ثلثة أسطر
 لمحمد رسول الله سطر والله سطر قال أبو عبد الله زادني أحمد قال حدثنا أنصاري قال حدثني
 عن ثمانية عن النسيان قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وآله في يده وفي يدي بكر بعدة وفي يد عمر بعدة في بكر
 لهذا كان عثمان جلس على بكر النسيان فأنزله الخاتم فجعل يعبث به فسقط قال فأنشأنا ثلثة أرقام
 مع عثمان فأنزله البكر فلم يجد

صحيح بخاري المجلد الثاني ص ١٥٣

ترجمہ :- باب کیا انگوٹھی پر تین سطروں میں نقش کندہ کرایا جائے۔

بیان کیا محمد بن عبد اللہ انصاری نے اپنے والد سے انہوں نے ظاہر سے اور وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کی حلیہ مقرر
 ہوئے تو محمد کو خط لکھا اور ہر کار نقش تین سطروں میں تھا ایک سطر میں محمد دوسری سطر میں رسول اور تیسری سطر میں اللہ کا لفظ تھا امام
 بخاری کہتے ہیں کہ (اس پر) زیادتی کی احمد بن حنبل نے (اور) یہاں کیا محمد سے انصاری نے انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے ثمالہ سے اور
 وہ انس سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی پھر آپ کے بعد ابو بکرؓ کے ہاتھ میں اور ان کے بعد عمرؓ کے
 ہاتھ میں رہی۔ پھر جب عثمانؓ کا زمانہ آیا تو اسی کے گزیر پر بیٹھے ہوئے انگوٹھی اپنے ہاتھ میں نکال کر اس سے کہیں رہے تھے کہ وہ گر گئی تین دن
 تک عثمانؓ کے ہمراہ کوشش کرتے رہے اس گزیر کا تمام پانی نکھو اور کیا لیکن وہ انگوٹھی نہ ملی یہاں پر بھی احادیثی و اخبرتی کے بھلے تراوی
 احمد کہہ کر بخاری نے شاگردی کے اعتراف سے احتراز کیا ہے۔
 یہاں تک کہ اپنی تاریخ صغیر میں صرف یہ لکھا ہے۔

مات احمد بن محمد بن حنبل بن هلال أبو عبد الله الشيباني الداهلي من ربيعة سكرندة
 سنة احدى واربعين ومائتين قال اجد حلفت من مرو واهي بي حامل
 قال ابو الوليد بالبصرة يقول لوان الداهي حلف باحمد بن حنبل كان في يدي اسوار قبل كان احد وثمة
 مات في مال حسن بن اسحق بن زياد المروزي يوم النحر ابو علي
 مات احمد بن حنبل يوم الجمعة الاثني عشرة خلت من ربيع الاخر

مات احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني الداهلي من ربيعة سكرندة سنة احدى واربعين ومائتين

مات احمد بن محمد بن حنبل بن هلال الشيباني الداهلي من ربيعة سكرندة سنة احدى واربعين ومائتين

ترجمہ :- احمد بن محمد بن حنبل بن ہلال ابو عبد اللہ شیبانی القصبی تلعید ربیعہ کے ہیں اور بغداد میں رہے ۲۴۱ھ میں وفات پائی اور احمد نے کہا کہ میں مروے بغداد لایا گیا اس حال میں کہ میں اپنی ماں کے پیٹ میں تھا۔
 بعد میں ابو الولید نے کہا کہ اگر احمد بن حنبل پر جو آزمائش آئی اگر ایسی آزمائشیں ہوا سرائیں میں کسی پر آتیں تو اس کی یادگار مٹائی جاتی اور پھر کہا احمد بن حنبل نے جمعہ کے دن ربیع الآخر کے بارہ روز گزرنے کے بعد وفات پائی۔
 اس طرح امام بخاری نے اپنے استاد کی فضیلت کا کوئی اتہام نہ کیا اگر احمد بن حنبل کے اس ذاتی خط کے معنیوں کا علم جو انہوں نے اپنے شاگرد سعد بن مسرود کو لکھا تھا اور جس میں اپنے اس عقیدے کا اظہار کیا ہے کہ ہر مردہ اس دنیا کی قبر میں جاتے کے بعد روح کے ٹوٹائے جانے پر زندہ ہو جاتا ہے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو ہو جاتا تو معلوم نہیں ان کا کیا رد عمل ہوتا۔۔۔۔۔

امام اہل سنت حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (۲۴۱ھ) اپنی کتاب مسطورہ پر تحریر فرماتے ہیں کہ
 والإيمان بالموضع والشفاعة والإيمان بمكرو وتكبير وعذاب القبر والإيمان بملك الموت ، يقبض الأرواح ثم ترد في الأحياد في القبور فيسألون عن الإيمان والتوحيد
 جو حق کو شفاعت و شکر و تکبر و عذاب قبر و ملک الموت کے ارواح کو قبض کرنے بعد ارواح کے قبروں میں جھلکی کی طرت لٹائے جانے پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس کی دلیل بیان لانا لازم ہے کہ قبر میں ایمان تو میرے
 طبقات المتابعة في ترجمة مسعود بن مسرود کے ہاتھ میں سوال ہوتا ہے
 (فؤاد ص ۵۰) تسکین الصدور مصنف ابوالزاہد سید فراخان صفورہ

عورتوں سے امریکہ میں سکونت اختیار کر گئے جو انگریزی اور عربی پر مہر رکھتے تھے ان میں مرکز مفسر و برحق تھا جو کہ اس وقت میں چلا پہلا اور مقامی لوگوں سے بہت قریبی تعلق رکھتے تھے خود کہ اپنے مذہب کی تبلیغ و اشاعت کے لئے وقت کر دیتے تھے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۳۔ انہوں نے ایک کام یہ کیا کہ جسے جانے میں پھیلا اور اب جس تیزی سے یہ لوگ گروہ پر آگئے ان کی ذمہ داری قدرتی ہم کو چھوڑ کر ان کے پر بجا کرتے شوق کی یہ جہاں مقامی لوگوں کو ہے یہاں یہ ایک ایسی داستان ہے جس کا الفاظ جالبہ لکھ کر ہمارے دوست لکھ دے مافی الخ
 میں بیان نہیں کیا جا سکتا بن گئے۔
 ۱۔ ایران میں خلق انقلاب کے ساتھ تروت و ۲۔ اب ان مجتہدوں کا کام یہ ہے کہ ایک بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے مقامی لوگوں میں توحید میں بادش اور طرفان کی طرح ایران سے شیعہ شکر کہ اپنا مرکز اور ڈیرہ بنا لیتے ہیں اور اس کے جائز ہی نہیں بلکہ احسن اور اعلیٰ درجے کی مروجہ مذہب اور گھر مفت نعمت کی ایسی ساتھ وقت تک وہاں قیام کرتے ہیں جب تک ایک عبادت قرار دے دیتے تاکہ شیعہ مذہب ہی ایران سے ایسے مجتہد اور داعی درآئیں گئے مفسر و شیعہ مرکز اور امام بارگاہ بن جائے۔ کی طرف ان کے بڑھے ہوئے قدموں کو اور تری

بلا تبصرہ

ایران کے موجودہ انقلاب اور شیعہ مذہب کے بنیادی عقائد کو سمجھنے کے لئے منظور احمد نعمانی مدیر "الفرقان" لکھنؤ کی تحریر کردہ نیا کتاب "ایرانی انقلاب اور امام خمینی" بہت مفید ہے

کے پہلے۔ یہی حال قیلاہ بابہ بزرگداد قنبر، قنبر خطہ، بڑھوٹہ کے بڑے بڑے جتھے دیکھتے ہوئے
 سرداروں کے ساتھ گئے، جو جیسا کہ قبیلہ کے سرداروں نے جو دنیا جیسا تھے
 حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر کیا کتب قریش عجم کا خاکہ دیتے، اس کی عمر کو جس میں ہم بھی قریب
 کے تھے۔ ان اعلان و اعلان کے ساتھ ان کے قبیلے کے سرداروں کا دیکھتے تھے۔ اور عجم کے ساتھ
 تھے جو ان میں بڑے تھے۔

انھوں نے اپنی فوج بزرگداد قنبر میں داخل ہو کر ایک قبیلہ سرداروں کے ساتھ رہنے لگے
 کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی تھی کہ اپنے قبیلے کا سردار مقرر کر دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 یہ درخواست منظور کر لی تھی لیکن قبیلہ کی ذلت اس کی تھی۔ حضرت عمر کے پاس حاضر ہو کر انہوں نے
 عرب کے تمام اہل کے ام اکام بھیج دیئے کہ جہاں جہاں ان کے قبیلے کے آدمی ہوں ان کے پاس میں رہاؤں
 کے پاس پہنچ جائیں۔ مگر یہ سمیت عجم کے سرداروں میں پہنچ گئے۔

انھوں نے اعلان کے تمام سرداروں کے ساتھ ایک ہی قبیلہ بھیج کر ایک ہی قبیلہ بھیج کر لی تھی اور ان
 ہا سرداروں میں عمر شہابی سردار میں پہنچا تھا۔ یہاں وقت لے کر دیا کہ قریب خاص سے ہاتھ ڈالو
 انتخاب کے خلاف اور جہاں ان میں پہنچا تھا۔ یہاں وقت لے کر دیا کہ قریب خاص سے ہاتھ ڈالو
 اس نے قریب میں تربیت پائی تھی۔ اسی وجہ سے وہ عرب کے دور وقت کا اندازہ کر سکتا
 تھا۔ گوشت کے قریب بڑے ام ایک تمام تھا۔ اسی وجہ سے وہ عرب کے دور وقت کا اندازہ کر سکتا
 پانچ گھنٹے سے دو گھنٹے کا عرصہ تھا۔ یہ سب کچھ وہاں کے سرداروں نے دیکھا تھا۔ ان کے سامنے
 ہر گز وقت نہ کر کے سرداروں نے اسے شکر ادا کیا اور ان کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہی نہایت قریب سے
 قریب کی فوج کے وقت پہنچ کر بڑے بڑے سرداروں کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہاں پر نہ صرف سردار
 بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس
 ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر
 دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

اسی فوج کی روانہ ہو کر وہاں کے سرداروں نے ان کے ساتھ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر نہ صرف سردار
 بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس
 ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر
 دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ یہاں کے سرداروں نے ان کے ساتھ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر نہ صرف سردار
 بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس
 ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر
 دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

وہ ایک بڑی فوج کی روانہ ہو کر وہاں کے سرداروں نے ان کے ساتھ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر نہ صرف سردار
 بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس
 ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر
 دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

یہاں کے قریب ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر نہ صرف سردار بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

اس عمر کے لئے اعلان و اعلان کے ساتھ ان کے قبیلے کے سرداروں کا دیکھتے تھے۔ اور عجم کے ساتھ تھے جو ان میں بڑے تھے۔ انھوں نے اپنی فوج بزرگداد قنبر میں داخل ہو کر ایک قبیلہ سرداروں کے ساتھ رہنے لگے کی خدمت میں حاضر ہو کر درخواست کی تھی کہ اپنے قبیلے کا سردار مقرر کر دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ درخواست منظور کر لی تھی لیکن قبیلہ کی ذلت اس کی تھی۔ حضرت عمر کے پاس حاضر ہو کر انہوں نے عرب کے تمام اہل کے ام اکام بھیج دیئے کہ جہاں جہاں ان کے قبیلے کے آدمی ہوں ان کے پاس میں رہاؤں کے پاس پہنچ جائیں۔ مگر یہ سمیت عجم کے سرداروں میں پہنچ گئے۔ انھوں نے اعلان کے تمام سرداروں کے ساتھ ایک ہی قبیلہ بھیج کر ایک ہی قبیلہ بھیج کر لی تھی اور ان ہا سرداروں میں عمر شہابی سردار میں پہنچا تھا۔ یہاں وقت لے کر دیا کہ قریب خاص سے ہاتھ ڈالو انتخاب کے خلاف اور جہاں ان میں پہنچا تھا۔ یہاں وقت لے کر دیا کہ قریب خاص سے ہاتھ ڈالو اس نے قریب میں تربیت پائی تھی۔ اسی وجہ سے وہ عرب کے دور وقت کا اندازہ کر سکتا تھا۔ گوشت کے قریب بڑے ام ایک تمام تھا۔ اسی وجہ سے وہ عرب کے دور وقت کا اندازہ کر سکتا پانچ گھنٹے سے دو گھنٹے کا عرصہ تھا۔ یہ سب کچھ وہاں کے سرداروں نے دیکھا تھا۔ ان کے سامنے ہر گز وقت نہ کر کے سرداروں نے اسے شکر ادا کیا اور ان کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہی نہایت قریب سے قریب کی فوج کے وقت پہنچ کر بڑے بڑے سرداروں کی خدمت میں پہنچ گئے۔ یہاں پر نہ صرف سردار بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

حضرت عمر کے قریب ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر نہ صرف سردار بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

اس کے بعد وہاں کے سرداروں نے ان کے ساتھ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر نہ صرف سردار بلکہ سب سے پہلے سرداروں نے ان کا نام گشت کی فوج پر حاضر کر دیا اور ان کے ساتھ جو کچھ ان کے پاس ان کے پاس سے اس کے ساتھ ایک ایک چیز لے کر دیا۔ ایک ایک کھانا لے کر دیا۔ یہاں پر دیکھا۔ انھوں نے دیکھا تھا۔ عرب۔ یہاں کا کارخانہ آئے۔

شُرک و بدعت کی مگر مہارمی

سر عقیدت سے مزاروں پر جھکانا بھی ہے شرک
میتوں کا ماننا چادر چڑھانا بھی ہے شرک
اور قبروں پر چراغوں کا جلانا بھی ہے شرک
”الحمد للہ“ کا نعرہ لگانا بھی ہے شرک

حشر میں شرک کی بخشش ہونہیں سکتی کبھی
شرک سے ہوتی ہے توحید رسالت کی نفی

مسلم و مشرک کی ہیں راہیں جدا منزل جدا
اس کا ہے صرف اک خدا اُس کے ہزاروں ہیں خدا
دل سے قائل ہے یہ ارشادِ رسول اللہ کا
خواہشوں پر نفس کی قائم ہے اس کا سلسلا

جو موجد ہے وہ ایسے کام کر سکتا نہیں
بھول کر ترک رہ اسلام کر سکتا نہیں

چل رہی ہیں شرک و بدعت کی ہوائیں چاروں
گھومتے پھرتے ہیں پیرانِ ریائی کوہِ کوہ
عام ہے بدعات و بے دینی کی اب تو گفتگو
ملتِ اسلام کی خطے میں ہے پھر آبرو

راز توحید سے آج اک جہاں بیگانہ ہے
اب حقیقت سے زیادہ عظمتِ افسانہ ہے

ایک دنیا سر بہ خم قبروں پہ آتی ہے نظر
ہے دلوں پر ان کے پیروں کی کرامت کا اثر
کیا خبر ان کو کہ یہ بھی ہے شریعت سے مفر
جو موجد ہیں نظر رکھتے ہیں وہ اللہ پر

جز خدا کے کوئی بھی مالک نہیں قادر نہیں
غیب کا عالم نہیں اور حاضر و ناظر نہیں

رعنا ظفر

لہ ان اللہ لا یغفر ان یشک بہ (قرآن مجید)

...حلقہ یاران

مدیر محترم

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا لٹرچر معجب اللہ ملا تروں ادنیٰ کے مسلمانوں کی یاد آگئی میں عرض سے کسی ایسی ہی مسلمان تحریک کا منتظر تھا تو ارکسیت فارم پر کر کے بھیج دیجیے اسی سلسلے میں کچھ نام بھیج رہا ہوں برائے مہربانی ان اصحاب کو جبل اللہ کا رچہ، لٹرچر، مذکر کسیت فارم بھیج دیجیے گا۔ شاید کچھ ساتھی دستیاب ہو جائیں براہ کرم پنجاب کا صوبائی دفتر لاہور میں قائم کیا جائے اگر ہے تو پتہ تحریر کریں تاکہ رابطے میں آسانی رہے جو مفت امور میں کیا چندہ سسٹم ہے یا عطیات وغیرہ وصول کئے جاتے ہیں؟ دیگر تفصیلات سے آگاہ کریں میرا ناچیز مشورہ ہے کہ جماعت کی تشکیل پر فی سہ ماہی ہونا چاہیے تاکہ جماعت ایک نظم کے تحت چل سکے۔

آپ نے سنت طریقے پر تبلیغ جہاد اور دعوت الی اللہ کا آغاز کیا ہے نئی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اچھی تعداد میں ساتھی میسر آگئے تو آپ نے اس وقت ایک اسلامی ریاست کی بنیاد رکھ دی تھی اس سلسلے میں کو چاہئے اور ساتھیوں کو دعوت الی اللہ کے علاوہ ہجرت پر بھی آمادہ کیا جائے۔

آپ کا ساتھی

ابن بن حلال حویلی نکماں اوکاڑہ۔
صوبہ پنجاب کے ناظم بشیر احمد صاحب ہیں جن کے دفتر کا یہ ہے روکان علیٰ نزد تھانہ پولیس سٹیشن سیدالاشہ مقناں۔ ویسے لاہور میں بھی دفتر قائم ہے آپ چاہیں تو رابطہ قائم کر سکتے ہیں مسجد توحید توحید روڈ ناصر پارک بلوچ لاپور عظیم اپنے طور پر کسی کے کوئی چندہ یا مالی اعانت طلب نہیں کرتے بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم خیال ساتھی اپنے طور سے خود دیہات کو چیں کی جو کچھ کام ہو رہے اگر برحق ہے اور اسے جاری رہنا چاہئے تو اپنے اتفاق فی سبیل اللہ کے جذبے کے تحت از خود آگے بڑھ کر مالی تعاون پیش کریں (ادارہ)

برادران اسلام

اسلام علیکم۔ امید ہے کہ سب مسلمان بھائی کبھی ڈاکٹر صاحب

بجائے ہوں گے سب مسلمان بھائیوں کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا گو ہوں اللہ پاک ایمان میں ترقی عطا فرمائے عسبل اللہ کے لئے ایک تجویز ارسال ہے۔

نشانہ کے ساتھ یہ لکھنا ہے۔

اس محلے کی کوئی قیمت نہیں بلکہ قیمت حاصل کیجئے۔

اگر آپ نے ہمارے کتاب میں توحید فالس یہ قریب یہ آستانے وفات انبی، تعویذ، شکر ہے، اسماء، شہادت کی راہیں پڑھی ہے تو بلا قیمت طلب فرمائیں۔

اس محلے کے لئے مالی تعاون کا ایل صرف اور صرف اسے لوگوں سے ہے جو ہمارے شانہ بٹانہ پہنے کو تیار ہیں

سبائب: ساوال العادل مان اللہ

سکد کالونی مقام حیات سرگودھا۔

محترم جناب

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محبوب اللہ میں مشارح ہونے والے مضامین میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غرضی نام لکھے جاتے ہیں ساتھیوں میں بھی عام طور سے یہ اتفاق مستعمل ہیں ان سے ایجاب کرنا چاہئے اتفاق یہ ہیں اللہ تعالیٰ کی ذات کے لئے لفظ مد خدا اور نبی اکرم کے لئے حضرت آنحضرت حضور آنحضور۔

نقطہ والسلام

محمد یوسف، موضع یعنی بدھ روڈ ملتان

مکرمی

اسلام علیکم۔

سب سے پہلے تو اتنا اچھا رسالہ نکالنے پر میری طرف سے

دلی مبارک باد قبول کیجئے۔ میری رائے میں اب تک کے تمام شماروں میں سے یہ زیادہ بہتر ہے۔

اس جگہ پر جہاں میں پرانے ساتھیوں کے کٹ چکا ہوں رسالہ ساتھیوں کی سرگرمیوں کے بارے میں مسلسل اطلاع دے رہا ہے ایک حصہ سے میری تمنا تھی کہ کسی طرح سے اسی قسم کا کوئی یا قاعدہ رسالہ نکالنا شروع ہو جائے آپ نے کوشش کی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو توفیق بھی دی۔ اس سے پہلے کہ رسالہ سائل کی کمی کی وجہ سے بند ہو جائے اس کی کم از کم اتنی قیمت تو مقرر کر دیں جو اس کی جیبی پر مرقم ہوئی ہے۔ مجھے ترکیب بتائیں کہ میں کس طرح مالی تعاون کر سکتا

مضمون "توہین ان کو" لاجواب ہے اس کو مستقل رسالہ بنادیں جماعت اسلامی والوں کو یہ مضمون خاص طور سے پڑھانے کا ارادہ ہے شاید اللہ تعالیٰ ان کو اس سے ہدایت دے دے۔

برائے مہربانی جیل اللہ شمارہ نمبر ۲ اور نمبر ۳ کی ایک ایک کاپی اور شمارہ ۴ کی دس کاپیاں روانہ کر دیں کاپی نمبر ۲ اور ۳ ریکارڈ کمرے لے جائیں اور باقی کچھ ماننے والوں کو دینی ہیں یا ارسال کر دیں۔

ظفر الاسلام شہر کوٹ
آپ اپنا رد تعاون عرفا صدق مدیر منتظم "جیل اللہ" کے پتے پر کسی جلی شعل میں بھیج سکتے ہیں۔ شکریہ (دادار)

محترمی

اسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

"جیل اللہ" کی چوتھی جلد تقریباً چار ماہ کے انتظار کے بعد ملی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرامی تہذیب! اسلام علیکم۔ امید ہے کہ بخیر ہوں گے۔

رسالہ جیل اللہ "محمد نمبر ۳" (خاص نمبر) نظر تو آواز ہوا۔ مبلغ پانچ سو روپے کا ڈرافٹ حاضر خدمت ہے۔ میں نے آپ کے حریص کے صفحہ نمبر ۲ اور ۳ کا اداریہ پڑھا۔ الحمد للہ صدیقی صاحب تصدیق ہوں اللہ تعالیٰ سے مانا ہے کہ اللہ کرے تو در فہم اور زیادہ۔

اس اتحاد اور قبر پرستی پر میری مرید کی کمی دیا میں یہ جریدہ چراغ راہ ہے اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے۔ مہربانی ہوگی اگر آپ اس جریدے کو نیچے دیئے ہوئے پتے پر ترسیل فرمایا کریں۔ تمام حضرات کی خدمت میں میرا سلام کہتے ہوں۔

نیا زمند - محمد عظیم الدین - الریاض سعودی عرب۔

بہت بہت شکریہ۔ خیاب ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب کا مضمون "علم القرآن" شائع کرنے کے آگے سے رسالے کی اہم ضرورت پوری کر دی۔ فی دیک کے بارے میں آپ نے جو لکھا ہے بجا لیکن آج کل تو یہ ایک ضرورت بن چکا ہے اس سے بچنا تو کسی طور پر ممکن نہیں رہا اس اجنت کے کیسے بچا جائے؟ یہ ارشاد فرمادیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔

میری ایک چھوٹی سی تجویز ہے کہ جس طرح مضمون "یہ کیسے مسلمان بنو" لکھا گیا ہے اگر اس طرح سارے رسالے کی لکھائی لکھی جائے تو قارئین زیادہ ہو سکتے ہیں۔

آپ کو پروردگار فریقہ کے تارویں بھی بھیج رہا ہوں کیونکہ ان کے عقائد کیا ہیں آج تک منظر عام پر نہیں آ سکے۔

مجموعی طور پر رسالے کا سرورق بہت بہتر ہے۔ دائمی اگر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ سب طاغوت طاقتیں تباہ نہ ہو جائیں اللہ وہ دن جلد لائے آمین! ہم سرگرم عمل ہیں مضمون پڑھ کر دل پر بہت اثر ہوا الا واحد ان رفعا کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ میری شکایت یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ آپ جماعت اسلامی کا لٹا لٹا کر لکھتے ہیں لیکن ان کے رفعا یعنی شیعہ حضرات کے بارے میں آپ کا فہمی بحال جلد ہے۔ پہلی جلد میں ایک مضمون ملا تھا مگر اس کے بعد خاموشی اور ادب کی طویل؟

میری ایک تجویز ہے کہ ایک صفحہ سوال و جواب کے لئے مخصوص کر لیا جائے جس میں ہم مختلف نوعیت کے سوال پوچھیں اور ڈاکٹر مسعود عثمانی صاحب اس کا جواب دیں اس طرح ان کے جواب سے فرد واحد ہی نہیں بلکہ سب کو فائدہ پہنچے گا۔ والسلام بمشراکرم مرزا

بانڈ سٹھارہ سو روپے

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ
 ”اور اس سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس نے اس شہادت کو چھپایا جو اللہ کی طرف سے اسکے پاس موجود ہے۔“

جب سے یہ مسلمان امت ایک الذواحد کی بندگی چھوڑ کر مختلف فرقوں میں بٹی ہے اور دین کے نام نہاد ٹیکیداروں نے دینداری کے پردے میں اپنا کاروبار چکایا ہے حتیٰ گوئی نفیس نایاب بن کر رہ گئی ہے سچی بات کہنے سے ہر کوئی گریزاں ہے کہ مصلحت وقت یہی ہے اس مصلحت پر سچی کی ایک چھوٹی سی مثال آپ بھی ملاحظہ فرمائیے۔



کتاب کی سنت روشنی میں

حافظ ابو احمد غازی آبادی

دین کے حجاب علم

حافظ ریاض الدین، مدظلہ

ان اشعار کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔
 حقیقت میں دیکھ تو خواہد ہوا ہے
 جس پر پورا اور کس سبب ہوا ہے
 بگرداب بلا افتاد گشتی
 مدد کن یا معین الدین چشتی
 شہداء جوں گدا کے مستتر
 اللہ خواہم زخواب نشیند
 وہی پرستوی عرض تھا ہر کو
 اگر پڑا ہے نہ یہ میں مصلحتی
 ہمارے سر جو گم کار تہ کوئی کی جلتے

غلام ملنا چاہے تو کھڑک خدا جلے
 اللہ کے پلے میں وحدت کے سوا کیا ہے
 جو کچھ میں لیا ہے نہیں گم ہوتے
 وہی لاجرت وہی ناست رفتی پر گشتے
 شکی لسل میں وہ ان میں بیچے ہیں
 اٹھا کر یہ گم گشت جو بھلائیوں کو
 تو دیکھا قاتلہ ہر مدد یافتہ جلتے
 شربت کاڑھ نہیں صاف گہوڑوں
 خدا خور رسول خدا بن کے آیا
 جواب: حافظ صاحب ہم دین کے طالب
 علم ہیں۔ اچھے مسئلہ میں آپ جاسم بنائی فرمائیں
 کتاب گمراہ کیا ہے۔

انچا چل ۳۲۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ء تا ۲۳ دسمبر ۱۹۴۳ء

قطع نظر اس کے کہ یہ اشعار کس قدر کاخراہہ و مشرکانہ مفہوم اپنے اندر سمونے ہوئے ہیں اس کتاب مقدس کے حافظ درجس کا مقصد نزول ہی اس دنیا کے کفر و شرک کی تیج کنی ہے
 دوسرے حافظ صاحب کو کس خوب صورتی سے مال رسے ہیں یقیناً
 جگہ گدی کے اندیشے نے مجبور کیا ہوگا

عزیز میرا یہ اشعار علیہ السلام کے ندیم احمد نے ارسال کئے ہیں



ایک اور گدی نشین صاحب کا حال بھی ملاحظہ فرمائیے۔
 واقعہ یہ ہے کہ جامعہ کراچی کے ایک طالب علم جو ادبی کشتی بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء ملائکہ سیاحین کی روایت کی حیثیت معلوم کرنے عالم دین علامہ یوسف ندوی صاحب کے پاس پہنچے اور ان کا جواب ملنے پر کہ یہ روایت بالکل صحیح ہے کچھ فرشتے مقرر ہیں جو پڑھ گئے درود کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں، نوجوان نے اپنا مزید اطمینان چاہا کہ حضرت ہم تو درود اللہ تعالیٰ کو ناٹھ کر کے پڑھتے ہیں اللہ جل جلالہ علی محمد و آل محمد۔۔۔ تو کیا فرشتے عربی سمجھ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر درود سلام کے اعمال براہ راست صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتے ہیں یہ سن کر مفتی صاحب غصے سے بے قابو ہو گئے اور ساحل کے منیر تھپڑوں کی باتیں کر دی اور وہاں پر موجود علامہ صاحب کے شاگرد چنے گئے کہ یہ کافر ہے۔۔۔ اسے قتل کر دو۔ اس طرح بے جا رہ یہ نوجوان طالب علم جو ایک دینی مسئلہ معلوم کرنے گیا تھا مفتی صاحب کے ہاتھوں دارالافتاء کی صہریں اپنے چہرے پر سچائے بے نیل و مرام واپس آگیا۔

آدمی گمراہ اپنے مصیبت سے

فائدہ کیا فیضیات کی دستار سے

مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ
 وَأَعْطَى لِلَّهِ وَامْتَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اكْتَمَلَ
 الْإِيمَانُ۔

جس نے اللہ ہی کے لئے محبت کی
 اور اللہ ہی کے لئے دشمنی کی اور اللہ ہی کے لئے
 دیا اور اللہ ہی کے لئے روکے رکھا اس نے
 ایمان کو مکمل کیا۔ صحیح البخاری

.... مہرباں مہرباں کیسے کیسے !!

صدر اہل اعلیٰ مودودی صاحب کا جاری کردہ ماہنامہ ترجمان القرآن ان کی وفات کے بعد جماعت اسلامی کے ممتاز دانشور و ادیب خلیفہ نعیم صدیقی صاحب کی زیر اہمیت شائع ہو رہا ہے اس میں "مطبوعات" کے زیر عنوان مختلف کتب و رسائل پر تبصرہ کیا جاتا ہے جو عموماً صدیقی صاحب ہی قلم سے ہوتا ہے

حالیہ اشاعت جون ۱۹۸۵ء میں بھی تبصرہ کیا گیا ہے جو گیارہ صفحات پر مشتمل ہے اس میں "اجالی تذکرے" کے ذیلی عنوان کے تحت ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی صاحب کے تالیف کردہ "طریقہ کچھ کر بھی کچھ اس انداز سے منظر غنائت" ڈالی گئی ہے

مطبوعات

۲۲۴

ترجمان القرآن جلد ۱۰۲ عدد ۲

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی کا طریقہ کچھ کر بھی کچھ اس انداز سے منظر غنائت - ایک ضخیم پمفلٹ (دو حصے) کا نام "توحید خالص" ہے، دوسرا "وفات النبی" ہے۔ تیسرا "عذاب قبر" چوتھا "یہ قبریں، یہ آستانے" کے نام سے ہے۔ انگریزی میں لیف لیٹ "ONE WAY TO SALVATION" ہے۔ ایک اور اردو پمفلٹ "جہاں را انقلاب دیگے وہ" کے عنوان سے ہے۔ (بلا قیمت) خواہشمند حضرات خود ہی منگو کر رائے قائم کریں۔ ہم تو اتنا ہی سمجھیں گے کہ عثمانی صاحب ایک بڑے لائحہ عمل میں کے لیے منظم کام کرنے کی راہ سے ہٹے تو وہ طرح طرح کی بحثوں میں الجھ کر رہ گئے۔

یہ صاحب بنیادی اہمیت کے موضوع پر تالیف کردہ ان چھ کتابچوں اور ایک انگریزی ٹیلیف بیٹ پر صرف دو لائسنز پر تبصرہ "کا حق ادا ہو گیا۔"

ہمارے دین اسلام کی بنیاد عقیدے پر قائم ہے اگر کسا کا عقیدہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے بتائے ہوئے عقیدے کے مطابق نہیں تو اس کا مطلب یہ کہ وہ بد نصیب دین حقیقی سے محروم محروم ہے۔

مالک الملک کے نزدیک عقیدے کی کس قدر اہمیت ہے اس کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ تقریباً تین چوتھائی قرآن عقائد پر بحث کرتا ہے اس کا بنیادی مقصد نازل اپنے مخاطبین کے شریک عقائد کی اصلاح کر کے انہیں ایک الہ واحد کی بندگی کی طرف بلانا ہے اور اللہ تعالیٰ شرک سے آنا بے زار ہے کہ اس نے اپنی کتاب قرآن مجید میں بالکل صاف اور واضح اعلان کیا ہے کہ

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَعْظُمُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَلَیَعِظُمُ مَا دُوْنَ ذَٰلِكَ الْعِلْمُ لَمَنْ يَّشَاءُ (النساء ۱۱۶)

بے شک اللہ کے پاس شرک ہی کی بحث نہیں ہے اور اس کے حساب کچھ معاف ہو سکتا ہے

جب وہ معاف کرنا چاہے

حتیٰ کہ خود ہی صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہو کر فرمایا

یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کے دعوے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجْعَلَ الْقَبْرُ الَّذِي يُكْبَى عَلَيْهِ رَأْسُ الْقَتِيلِ رَأْسَ الْمُسْلِمِ مَقْبَرَةً

قبروں کو نچتہ نہ بنایا جائے

ترجمہ: جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو نچتہ بنانے سے منع فرمایا اور اس سے بھی کہ قبیر کے اوپر کوئی عمارت بنائی جائے یا قبر پر بیٹھا جائے۔ (مسلم)

عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ كَتَمَعَ فَضَالَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بَارِضَ رُومٍ وَرُومِ قَتُوقِ صَاحِبِ نَافَا مَرِضًا فَضَالَةُ يَقْبُوهُ

قبریں زمین کے برابر ہوں

فتویٰ شریف: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأمر بتسویئتها۔ (مسلم)

ترجمہ: ثمامہ بن شیبہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ فضالہ بن عبد رضی اللہ عنہ کے ساتھ بارض روم کے جزیرہ رودس (RHODES) میں تھے کہ ہمیں ایک سامعی کا انتقال ہو گیا۔ فضالہؓ نے ہم کو حکم دیا کہ ہم ان کی قبر کو برابر کر دیں پھر فرمایا کہ میں نے نبی کو ایسا ہی حکم دیتے ہوئے سنا ہے۔ (مسلم جلد ۲۰ مصری)

نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونچے قبر پر اور اُن پر نہیں ہونی عمارتیں اس قدر ناپسند تھیں کہ آپؐ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لئے خاص طور پر بھیجا کہ وہ ان کے بلند سے ٹھوٹھا دیں۔

عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الْأَسَدِيِّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أُنَبِّئُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْعَ

اونچی قبر برابر کر دی جائے

يَعْلُوهُ إِلَّا كَلَمَةً تَمْدُودًا وَلَا حِزْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ۔ (رواہ مسلم)

ترجمہ: ابوالعباس اسدیؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ اے ابوالعباس! کیا میں تم کو اس کام کیلئے نہ بھیجوں جس کام کے لئے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ کام یہ ہے کہ جاؤ اور جو تصویر تم کو نظر آئے اس کو مٹا دو اور جو قبر اونچی ملے اسے برابر کر دو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳، مسلم)

امام شافعیؒ اپنی کتاب الامم میں لکھتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے علماء قبروں پر بنی ہوئی عمارت کو گرا دینے کا حکم دیتے تھے۔ (شرح مسلم للذہبی جلد ۱، ص ۳۰۰۔ طبع مصر)

سند کے درجہ ہوں گے لئے ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے جائیں گے

کراچی ۲۳ اپریل ۱۹۸۵ء حکومت سندھ راجہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ راجہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ راجہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔



مزارات کی مرمت پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے جائیں گے

کراچی، مرکزی دفاتر دارالحکومت سندھ حکومت سندھ کے احکام پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ راجہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔ راجہ حضرت عبداللہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ۸ لاکھ روپے خرچ کرنے کی منظوری دی گئی ہے۔

مؤثر نامہ جیسا رستہ نکرا پی

۲۲ مئی ۱۹۸۵ء

قافلہ ہے رواں دواں

اَلْفِرُّوْ خِفَافًا وَثِقَالًا وَجَاهِدُوْ

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

سورۃ التوبہ آیت ۴۱

نکڑ چاہے بلکہ ہو یا بھاری اور جہاد کرو اللہ کی
راہ میں اپنے مال سے اور اپنی جان سے۔

جامعہ مسلم گوند لا نوالہ دگو جرنوالہ میں ہونے
والے پانچویں سر روزہ اجتماع منعقدہ ۲۱،
۲۲، ۲۳ مارچ کے خوب صورت دعوت نامے
کا عکس۔

جیسے افسوس ہے کہ بھائی عبداللطیف
حسن اپنی شدید مصروفیات کی وجہ سے ہر
اجتماع کی رپورٹ ارسال نہ کر سکے اور قارئین
ایک اچھے رپورٹ پڑھنے سے محروم رہے۔

شہادتمند تحریر فی اکٹر عثمانی صاحب سرحد آزاد کشمیر
اور پنجاب کے دورے پر ہیں جس کی رپورٹ انشائرش
اگلی اشاعت میں نذر قارئین ہونگی۔

پیشہ ورانہ تنظیمیں

دعوت نامہ

پانچویں سر روزہ

اجتماع

تقریب ۲۱، ۲۲، ۲۳ مارچ

روز جمعرات - جمعہ - ہفتہ

بیتام مسلم گوند لا نوالہ دگو جرنوالہ

اجتماع کا پہنچنے کے لیے

پیشہ ورانہ تنظیمیں
دعوت نامہ
پانچویں سر روزہ
اجتماع

بیتام مسلم گوند لا نوالہ دگو جرنوالہ

۲۱، ۲۲، ۲۳ مارچ

۱۔ دوپہر کا کھانا
۲۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۳۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۴۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۵۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۶۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۷۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۸۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۹۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۰۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

دعوت نامہ
پیشہ ورانہ تنظیمیں
دعوت نامہ
پانچویں سر روزہ
اجتماع

۱۔ دوپہر کا کھانا
۲۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۳۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۴۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۵۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

۶۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۷۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۸۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۹۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۰۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

۱۱۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۲۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۳۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۴۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۵۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

۱۶۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۷۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۸۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۱۹۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۰۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

۲۱۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۲۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۳۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۴۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۵۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

۲۶۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۷۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۸۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۲۹۔ کوئی سرگرمی یا کھانا
۳۰۔ کوئی سرگرمی یا کھانا

آپ یہ مجلہ پڑھ کر زیادہ سے زیادہ حضرات کو پڑھوائیں۔

ساتھیو! جیسا کہ آپ کو علم ہے: جبل اللہ کی اشاعت وسائل کی کمی کے باعث نہایت محدود ہوتی ہے۔ لہذا کوشش یہی ہوتی
چاہیے کہ ایک رسالہ سے زیادہ سے زیادہ حضرات مستفید ہو سکیں۔

اسٹاپ پریس

قلم کار رپورٹ

ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
صاحب کے دورہ سرحد و پنجاب کی ایک جھلک

کاروان ہے رواں دواں

”حیل اللہ“ کی کاپیاں چھپنے کے لئے پریس جاری تھیں کہ معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ جانے والے چند ساتھی جو تحصیل چیریاں ضلع سوات کے گاؤں مٹھ میں تو قیام شدہ مسجد توحید میں اعتکاف کرنے اور بعد ازاں پنجاب و سرحد کے دعوتی دورے میں شریک ہونے گئے تھے وہاں آگئے ہیں ان کی زبانی وہاں کا جو حال معلوم ہوا وہ نذر قارئین ہے تفصیلی رپورٹ اگلے شمارے میں ملاحظہ فرمائیے گا انشاء اللہ۔

اللہ کے دین کو سر بلند دیکھنے کی تڑپ و جذبہ رکھنے والوں کا ایک مختصر سا قافلہ، ارمغان کو امیر کاروان کی رہنمائی میں ہارم سفر ہوا منزل ان کی ضلع سوات کی تحصیل چیریاں کا قصبہ مٹھ تھا جہاں چند ہی روز پہلے ایک نئی مسجد توحید کی بنیاد رکھی گئی تھی جو ایک نئے ساتھی رضا خان صاحب کے خلوص و کوششوں کی منظر ہے۔

برادر رضا خان صاحب حال ہی میں سعودی عرب سے تشریف لائے ہیں ارادہ ان کا یہی تھا کہ چیشیاں گزار کر وہاں اپنی تشریف لے جائیں مگر دعوت توحید سے متعارف ہونے اور سنت رسول کے عین مطابق تحریکی سرگرمیوں کو دیکھنے کے بعد انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور اپنی قواناں ایک الہ دادر کا بلند کرنے اور اپنے ہم وطنوں تک حق پہنچانے کے لئے وقف کر دیں۔

ڈاکٹر عثمانی صاحب کا پروگرام یہ تھا کہ اس نئی مسجد میں اعتکافات کیا جائے تاکہ ان دس دنوں میں درس و تدریس کے ذریعہ سستی کے لوگوں تک دین کی صمیم دعوت پہنچ سکے اور وہ اپنے مقصد پیدائش کو سمجھ سکیں اور عید کے بعد سرحد آزاد کشمیر و پنجاب میں ڈیرہ پھینکے گا طویل دعوتی دورے کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ (زجروا حال جاری ہے)

پر غلامی و پر جوش مختصر سے ساتھیوں نے سوات پہنچے ہی اپنی دعوتی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا خاص کر صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے ساتھی جو مقامی زبان میں دعوت دینے کا سلیقہ رکھتے تھے پیش پیش تھے خاص کر فضل احمد صاحب جو بہ تقریریں ہوئیں اردو لڑ پکر کے ساتھ پشتو لڑ پکر بھی افسیم کیا گیا تھا باشندوں نے انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ ان کا مطالعہ کیا اور کافی متاثر ہوئے۔

جیسا کہ قرآنی تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی دعوت خیر کا آغاس ہوا ہے ہمیشہ ان خیر پھیلانے والوں کو مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا ہے اور اس مخالفت میں سب سے آگے مذہبی اجارہ دار پر مولوی ہوتے ہیں کہ براہ راست چوٹ ان کے مفادات پر پڑتی ہے۔

یہاں بھی یہی ہوا گاؤں کی مسجد کے پیش امام کو جب دعوت توحید کا علم ہوا اور مقامی باشندے جو عقیدت سے ان کے ہاتھ پاؤں چومتے تھے وہ ان سے مبادیات دین کے بارے میں پوچھنے لگے تو وہ گھبرائے اور انہیں اپنا حلوہ مانڈا ختم ہوتا ہوا نظر آیا مگر مولوی صاحب کے صبر کا پیمانہ ہی وقت لبریز ہو گیا جب امیر سرحد عمر خطاب درانی صاحب نے جمعہ کے روز ایمان و عقائد پر مدلل اور پر جوش تقریر فرمائی جسے سن کر ان مولوی صاحب کو بڑا غصہ آیا اور انہوں نے حواریوں کو جمع کر کے اپنی مسجد میں جوابی تقریر کر ڈالی جو طعن و تشنیع سے بھر پور تھی۔ پھر بھی ان کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو نافرمانی کے لئے کھلوادیا۔ ڈاکٹر صاحب نے دعوت مناظرہ قبول کرتے ہوئے انہیں دقت دے دیا لیکن مولوی صاحب وقت مقررہ پر نہ پہنچے اور بعد میں ڈاکٹر صاحب کو دعوت مباہلہ دے ڈالی۔ ڈاکٹر صاحب اس پر بھی راضی ہو گئے۔ چونکہ مولوی صاحب جانتے تھے کہ حق بات وہی ہے جو ڈاکٹر عثمانی

کہہ رہا ہے۔ اس لئے پھر نہ آئے مگر سینے میں ایک آگ بھڑک رہی تھی اسے ٹھنڈا کرنا بھی ضروری تھا اس لئے گاؤں کے بڑے لوگوں کو جمع کر کے اور مقامی کوئسٹر کو ساتھ لے کر تھانہ پہنچ گئے اور دادیلا میاں کو گواہی سے ایک شخص آیا ہوا ہے جو ایسی باتیں کرتا ہے کہ نقص امن کا اندیشہ ہے پولیس آفیسر تحقیق حال کے لئے مسجد توجہ دینے اور ڈاکٹر صاحب کا موقف سننے کے بعد انہوں نے کہا کہ آپ بات ٹھیک سمجھتے ہیں اس لئے ہم آپ کو کچھ نہیں کہہ سکتے یہ سن کر مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو بہت غصہ آیا اور وہ میدان علاقہ کے ڈیوٹی گمشدہ کے پاس پہنچے جس نے ڈاکٹر صاحب کی صلاح پر دیکھ کے احکام صادر کر دیئے۔ جب یہ احکام ڈاکٹر صاحب کے سامنے پیش ہوئے تو انہوں نے بوجہ مختلف مسجد سے نکلنے سے انکار کر دیا یہ دیکھ کر مولوی صاحب بہت گھبرائے اور انہوں نے متعلقہ حکام کو مشورہ دیا کہ انہیں زبردستی لے جایا جائے اس طرح آخر کار عید سے دو دن پہلے ڈاکٹر صاحب کو زبردستی ہتھکاف سے اٹھا کر بکھرین پہنچا دیا گیا۔

ایک واقعہ ٹیکسلا میں بھی پیش آیا جب ڈاکٹر صاحب اپنے پروگرام کے مطابق ٹیکسلا پہنچے تو وہاں اہل حدیث حضرات کا ایک گروپ آیا اور انہوں نے ڈاکٹر صاحب کو اپنی مسجد میں تقریر کرنے کی دعوت دی ڈاکٹر صاحب نے ان کے سامنے اپنا موقف رکھا اور کہا کہ میں وہاں اس طرح یہ بات پیش کروں گا وہ لوگ راضی ہو گئے۔

آدھ گھنٹے کی تقریر میں ڈاکٹر صاحب نے اشرف علی تھانوی سے لے کر امام احمد بن حنبل تک کی اپنی اپنی کتابوں کے حواظ سے ان کے باطل عقائد کو کھول کر رکھ دیئے تو گووند نے پہلے بدلتا تو تقریر کے دوران ہی شروع کر دیا تھا مگر جب سوال و جواب کی نشست میں اکابرین اہل حدیث کے عقائد زیر بحث آئے تو پھر کیا تھا ایک سنگ کا میر یا ہو گیا اکثریت کے منہ سے مغضبات، بہہ پڑیں اسی شور و شرارے میں مسجد کے مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر مائیک پر اعلان کر دیا بد پس بس معاملہ ختم ہو گیا ڈاکٹر صاحب نے معافی مانگ لی ہے یہ غلط بات سن کر ڈاکٹر صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ آپ لوگوں نے مجھے خود دعوت دے کر بلا یا ہے میں نے آپ کے کہنے پر تقریر کی اس کے بعد آپ کی طرف سے سوالات آئے میں نے قرآن و حدیث پر روشنی میں ان کے جوابات دیئے اب اگر مولوی صاحب تقریر کرنا چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے لیکن میں رخصت طلب کروں گا مگر لوگوں نے نہ ہی ڈاکٹر صاحب کو جانے دیا اور نہ ہی ہنگامہ آرائی ختم کی سی اثنا میں لوگوں کی طرف سے تحفہ میں آنے والی گالیاں اور تمام یادہ گوئی ٹیپ ریکارڈ پر محفوظ ہو رہی تھی۔

ایک اطلاع یہ بھی ہے کہ پشاور شہر میں دعوت الی اللہ کے درمیان بیچ بازار میں یسین کر کہ تعویذ گندہ شرک ہے ایک مولوی صاحب نے بڑا سنگ مارا جو کہ پولیس کی مداخلت پر ختم ہوا تفصیلات اگلے شمارے میں انشا اللہ۔

مانگ نے بیچ فرمایا ہے کہ جب بھی کہیں دعوت توحید کا آواز جاوے گا وہ درجہ وصول میں بٹ جائے گی۔ فاذا هم فریقان یختمون (النمل ۴۴)

ایکے الہ واحد کے پرستار دوسرے آبا و اجداد کے مقلد

عبرت ناک

فی دی کا جادو کتنا زبردست ہے کہ اس کا اندازہ فرانس کے ایک واقعہ سے جوتا ہے۔

ایک میاں بڑی ملازمت سے نکلے ماندے گھر آئے تو کھان اماندے کے لئے فی دی کے سامنے جھپکے تھے۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا کہ ان کی چھوٹی بچی رونا شروع کر دیتی اور باپ کی جھنجھلاہٹ کے باوجود رونا چیتا بند نہ کرتی ایک دن ایسا ہوا کہ ماں باپ فی دی کے سامنے بیٹھے ہی تھے کہ بچی نے رونا شروع کر دیا۔ آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ پھر ماں باپ نے کیا کیا.....

ماں تو چپ بیٹھی رہی، باپ اٹھا اور اس نے کلباڑے سے بچی کے دو ٹکڑے کئے اور اس کا گوشت اپنے جیبے بکھرتے کھاتے ڈال دیا۔

پولیس نے میاں بڑی و دونوں کو گرفتار کر لیا۔ جو دلچسپ تر بات اس مقدمے میں سامنے آئی وہ یہ تھا کہ عدالت کو انہوں نے بتایا کہ بچی کے رونے نے ہمیں پریشان کیا تھا وہ ہم دونوں کے درمیان اتنا پیارا اور سلوک تھا کہ ہم کسی بات پر کبھی مڑے بھی نہیں تھے۔ (بکریہ الشیالہ پور)

آج کے اس دور میں جسے بلاشبہ کتابوں کا دور کہا جاسکتا ہے مختلف موضوعات پر کتابیں مارکیٹ سے آسانی و تیاب ہو جاتی ہیں لیکن اسے ہماری ہر قسم کی کمپنی کے حالات کی ستم طرینی کہ جو لوگ کتابیں پڑھنا چاہتے ہیں وہ خرید نہیں سکتے اور جو خرید سکتے ہیں وہ پڑھنا نہیں پاتے اور ستم بالائے ستم یہ کہ مخالف مذہب نوعیت کی کتابیں اتنی قیمتی ہوتی ہیں کہ عام آدمی اور خاص کر طالب علم تو ان کے خریدنے کے متعلق سوچ بھی نہیں سکتے اور غلطی سے خرید بھی لیں تو پڑھنا دشوار۔ بالیقیناً ہمارا نوجوان اس دور اسے پرکھتا ہے اور مذہب کے معاملات حاصل کرنے کا خواہش ہونے کے باوجود اسلام کے بنیادی عقائد سے جی ناواقف ہے اس مجبور کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے ایک حقیقت سے کوشش کی ہے اور اللہ کے فضل و کرم سے کتابوں کا ایک سلسلہ تیار کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو اسلام کے ان عقائد اور تعلیمات کو ان کے اصل حدود و احوال کے ساتھ پیش کرتا ہے جن کو موجودہ دور میں غلط رسومات، توہمات، اور شرک و بدعت، ایک آمیزش نامہ مذہب میں انتشار کر رہا ہے ان کتابوں کے مآخذ صرف قرآن مجید، احادیث، نبوی اور اقوال صحابہ میں زبان انتہائی عام فہم اور سہل آسان ہے۔ آپ درج ذیل پتہ پر خط لکھ کر مفت منگوا سکتے ہیں۔

موضوعات

۱. موجودہ دور میں اسلام کی واحد نجات راہ ہے (۲) عقیدہ توحید کو جو کہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے تصوف نے کس قدر پامال کیا ہے مشہور صوفیاء کے کثیر واقعات، اقوال و حدیث کی تعلیمات کے تقابل کے ساتھ (۳) کیا اسلام نے قبر پر تحک کی، بارت دی ہے؟ اقوال نبیؐ اور آثار صحابہؓ کی روشنی میں (۴) نبیؐ اور شہداء کرامؓ زندہ ہیں جنسور کے اعلیٰ مقام پر یا اس دنیا و دوسرے قبر میں قرآن اور حدیث کی وضاحت کے ساتھ (۵) اسلام میں تعویذ گندروں کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نبیؐ اور صحابہؓ کا اس مسئلے میں کیا عمل تھا۔

حیل اللہ ۲۵ سی گلشن رفیع بلیر۔ کراچی ۷۴

HABLULLAH KARACHI

IS ANYONE SAVE ALMIGHTY ALLAH CAPABLE OF SOLVING DIFFICULTIES TRANSCENDTALLY?

One question in ten different forms:

The following question has emphatically been raised in many a religious gatherings but has as yet remained an unresolved controversy: Can someone other than Almighty Allah solve human difficulties? Or is ONLY Allah capable of doing it?

When the question is put to a rational mind who critically looks at it from different angles, ten different forms of the same question emerge, each calling for a satisfactory answer from the respected ULEMA. Let us assume that zaid is facing a problem and is keen to solve it. He accordingly wants to call for help someone besides Allah. Now the following questions arise:

1. If there is someone (besides Allah) who is expected to help out in difficulties, can he listen to the call even from thousands of miles in this world, or even from his grave?
2. Assuming this to be true, the next question will be whether he knows every language of the world so as to understand and respond to all invocations from all around the world.
3. Taking this also for granted, the next question is as to how would he receive and dispose of innumerable invocations every moment from all over the world. Whether it would be a simultaneous process or there would be some kind of a queue system is not understood at all.
4. Does he ever go in slumber or is he always awake? If at all he sleeps in that case can he receive and dispose of invocations even when asleep? If not, then a schedule pertaining to his hours of sleep and awakening must be available to the people to enable them to call him for help only when he is awake.
5. Further, would he understand and respond even to hidden invocations and redress the miseries of a disabled person who is unable to speak and express his difficulty?
6. It is evident that there are countless problems of all types in a man's life-time. If all these can be solved by Almighty Allah, is there still any need to turn to someone else for help? On the other hand, if someone besides Allah is capable of helping in all of the difficulties, then one may ask as to what for Almighty Allah is there?
7. One may say that the so called super-being (other than Allah) is not capable of solving all the problems but has been authorised only to solve some of them and all rest are taken care of by Almighty Allah. In that case people must have with them both the lists with relevant details to enable them to turn to the right authority for specific problems.
8. One may enquire whether he can also inflict miseries or his duty is only to redress.
9. In case he cannot inflict miseries, it will imply that Allah inflicts miseries and he redresses them. Suppose one insists on inflicting miseries and the other on promptly removing, then who would take his decision back?
10. Finally, if it is intended to offer prayers on a dead person pious or evil-doer, then it is to be clarified as to who should be invoked for his forgiveness?